تعداد جلد ... قیمت ...

ان تنصروا الله ینصرکم

جناب فیضمآب حضرت ابو علی شاہ

یہہ کتاب رجسٹری شدہ ہو

نافع العباد جواب دافع الفساد

سید بغدادی وارد حال لاہور

مطبع تحفہ پنجاب لاہور میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱؎

الحمد للہ وسلام علے عبادہ الذین اصطفے۔ امابعد پس یہ مسئلہ کبری متعلقہ بالامامۃ الصغرٰی اس زمانہ میں اہم المسائل ہے۔ ہرایک مسلمان سنی کو لازم ہے کہ اس مسئلہ کو بخوبی حفظ کرے تاکہ نماز اس کی جو بعد از ایمان باللہ و رسولہ افضل اصول دین کا ہے مردود نہووے۔ اور عند اللہ مقبول ہو کر مثمر ثمرات ابدیہ کا ہووے۔ اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنے اللہ تعالے پرہیزگاروں کے ہی عمل قبول فرماتا ہے نہ دوسروں کے اور حدیث شریف میں وارد ہے لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلٰوۃَ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَّہُمْ لَہٗ کَارِہُوْنَ رواہ ابوداؤد یعنے اللہ تعالے نہیں قبول کرتا نماز اس شخص کی جو امامت کراوے کسی قوم کی۔ بحالیکہ وہ قوم اس کو مکروہ جانتی ہوں اور حاکم نے مرفوعاً حدیث بیان کی ہے۔ یعنے

اِنْ سَرَّکُمْ اَنْ یَّقْبَلَ اللّٰہُ صَلَاتَکُمْ فَلْیَؤُمَّکُمْ خِیَارُکُمْ فَاِنَّہُمْ وَفْدُکُمْ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ

اگر خوش آتی ہے تمکو یہ بات کہ اللہ تعالے تمہاری نماز قبول فرماوے تو چاہئے کہ اچھے نیک لوگ تم میں سے تمہاری امامت کراویں کیونکہ وے وکیل ہیں تمہارے درمیان تمہارے اور تمہارے رب کے۔

اس آیت کریمہ اور حدیث شریف سے خوب روشن ہوگیا کہ نماز قبول وہی ہے جو متقی اور صالح کے پیچھے ادا کیجاوے۔ اب معلوم کیا جاوے

۱؎ یہ رسالہ اسلام کی ۱۱ کتابیں ۱۳۲۵ھ بر[illegible] بھی ہے

اس امت مرحومہ میں کون فرقہ سعید ہے اور کون متقی اور کون شقی ہے اور کون غیر
متقی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کے تہتر فرقوں میں سے
ایک فرقہ کو جنتی فرمایا اور بہتر کو ناری و جہنمی۔ کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
بہشتی کون ہیں آپنے ارشاد فرمایا کہ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِی۔ جس پر میں ہوں
اور میرے اصحاب بس وہی فرقہ جنتی ہے جو حضرت صلعم اور اصحاب کے
طریق پر ہو۔ ظاہر ہے کہ یہہ فرقہ ناجیہ کل فرقہ اہل سنت وجماعت کا ہے
جو حنفی و شافعی مالکی حنبلی ہیں یہہ چاروں مذہب والے ایک عقیدہ رکھتے ہیں
اللہ تعالے کو منزہ و مقدس ذاتی جملہ اوصاف رذیلہ سے اور موصوف ذاتی
جملہ اوصاف کے ساتھ اعتقاد کرتے ہیں جمیع انبیا اور رسل کو علیہم الصلوۃ والسلام
معصوم جانتے ہیں اور چاروں اصحاب کبار کو بہ کامل یقین کرکے
خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو متصل رکھتے ہیں۔ اور
کہتے ہیں ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل
فی قلوبنا غلا للذین آمنوا یعنی اے پروردگار ہمکو اور ہمارے بھائیوں کو
جو ہم سے پہلے با ایمان گذر گئے ہیں بخش دے اور ہمارے دلوں میں
دشمنی ایمان والوں کے مت ڈال۔ رافضی و خارجی و وہابی و معتزلہ
و جبری و قدری وغیرہ جتنی فرقے ہیں سب اس عقیدہ کے
برخلاف ہیں یہہ سب کے سب بہشتی نہیں ہیں ہر ایک فرقہ کے
عقاید کی جدا جدا ہیں روافض کی جدا ہیں اور خارجیوں کی جدا اور وہابیوں
کی جدا۔ چونکہ اس رسالہ میں تذکرہ وہابیہ کا مقصود ہے لہذا ان کی
کتابوں کا نشان دینا واجب ہے پہلی کتاب انکی عقاید کی کتاب
التوحید مصنفہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی ہے جس کے سبب یہہ
فرقہ اپنے آپ کو محمدی کا لقب دیتا ہے دوم تقویت الایمان مصنفہ
مولوی اسمعیل دہلوی کی ہے جس کے سبب یہہ فرقہ اپنے آپ کو

اہل حدیث کا خطاب دلاتا ہے۔ اور باقی کتابیں مشہور و معروف ہیں
ان کی تشہیر کی چنداں ضرورت نہیں ہشتم نمونہ خروار ہے۔ یاد رہے
کہ اہل سنت وجماعت قرآن مجید اور سنت نبوی اور اجماع اصحاب
کرام رضی اللہ عنہم کو مانتے ہیں اور یہ وہابی لوگ اصحاب کرام کے قول و فعل کو
خلاف سنت بلکہ بدعت ضلالت کہتے ہیں اور اجماع اصحاب کرام کا انکار
کرتے ہیں اور اپنے دل سے ایسی واہیات بے اصل باتیں تراش کر
اپنے عقائد کی کتابوں میں درج کرتے ہیں جنکے سننے سے مومن آدمی کا
کانپتا ہے اور انکو بالکل کافر کہنے لگتا ہے تقویت الایمان میں لکھا ہے کہ
یقین کر لینا چاہئے کہ سب مخلوق کیا بڑا کیا چھوٹا خدا کے شان آگے چمار سے
بھی ذلیل ہے **اقول**۔ یہ کیا بڑا کفر ہے جسکی توبہ بھی قبول نہیں ہو سکتی
کیونکہ توبہ صرف ان گناہوں سے ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے گناہ ہوں
اور جو عباد اللہ کے حقوق ہوں وہ تو معاف نہیں ہو سکتے۔ اب اس
کلمہ کفر کی کوئی حد نہیں رہی کہ انبیاء و اولیاء و فرشتوں اور
اور محبوبوں کو اس نابکار نے یکسان کر کے چمار سے بھی ذلیل لکھ دیا
اس نے سارے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کا انکار کر دیا اور سب نبی ولی
و مومن و کافروں کو یکسان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسکا رد فرمایا۔
افنجعل المسلمین کالمجرمین مالکم کیف تحکمون یعنے کیا ہم مسلمانوں کو کافروں
جیسا کر دینگے ایسا نہیں کیا سو تم کو کیا حکم لگاتے ہو۔
ایسا ہی اس تقویت الایمان والے نے کتاب ایضاح الحق کے صفحہ ۱۴۵
پر لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ دروغ بولنے پر قدرت رکھتا ہے ورنہ قدرت
انسانی قدرت الٰہیہ سے زیادہ ہو جاوے گی اقول اس عقیدہ کو کفر نہ کہیں تو کیا
کہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو منزہ و مقدس فرمایا ہے اور کہا ہے
سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً پاکی ہے ہر عیب سے اس کو

میں نے اپنے عقیدہ کرات میں سیرکاہی) شہوت قدوس اللہ تعا
کے خاموش ہیں یعنے اللہ تعالے پاک ہے ہر ایک عیب سے اور اُن سے جو
مخلوق سلطے خیال میں اور ین۔ اس بدعقیدہ نے کیسا سخت عیب
خدا کی ذات کو لگا دیا ہے یہ اس فرقہ وہابیہ کا پیشوا ہے اور یہ فرقہ
تو سے اسلام کا گرتا ہے اور رسالہ لکھا ہے کہ وہابی کے پیچھے حنفی کی نماز
درست ہے جسکا نام واقع الفساد رکھا ہے **اقول** وہابی کے پیچھے بالکل نماز
ناجائز ہے اور مطلقاً حرام ہے ساری کتابوں میں اہل سنت و جماعت
کی لکھا ہے کہ بدعت وکفر والے کے پیچھے اقتدا ناجائز ہے اور یہ فرقہ
ایسا بدعقیدہ ہے کہ صحابہ کرام رضہ کو اہل ضلالت و بدعت سمجھتا ہے۔
تراویح آٹھ رکعت پڑھتے ہیں اور بیس رکعت پڑھنے والوں کو برا کہتے ہیں
دیکھو بیس رکعت حضرت عمر رضہ نے اور بعدہ جملہ خلفاء راشدین و اصحاب
کرام نے پڑھی ہیں اس کہنے سے یہ فرقہ کافر ہوا یا مسلمان رہا۔ ہماری
کتابوں میں تو یہ لکھا ہے کہ جو کوئی امام اعظم علیہ الرحمتہ کے قیاس
کو حق نہ مانے وہ بے شک کافر ہے فتاوی عالمگیریہ صفحہ ۲۶۳ جلد ۲ -

رجل قال قیاس ابی حنیفہ رحم	جس کسی نے کہا کہ قیاس امام ابوحنیفہ
حق نیست یکفر کذا فی التاتارخانیہ	کا حق نہیں ہے تو وہ کافر ہو جاویگا
	جیسا کہ تاتارخانیہ میں ہے

پس بموجب ہماری کتابوں کے جنپر فتوی ہے یہ لوگ جو قیاس امام
ابوحنیفہ رحم کو حق نہیں مانتے کافر ہیں کافر کے پیچھے اقتدا ناجائز
اور حرام مطلق۔ مصنف رسالہ واقع الفساد والے نے جتنی عبارتیں
لکھی ہیں بلکہ سب عبارات میں تو یہ لکھا ہے کہ کافر کے پیچھے اقتدا
ناجائز ہے یہ شخص وہابی ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتا ہے جیسا
بحوالہ فقہ اکبر لکھا ہے (والصلوة خلف کل بر وفاجر من المومنین)

یعنے نماز پیچھے ہر نیک و گنہگار کے جائز ہے - اقول - دیکھو اسمیں یہ
شرط ہے - کہ مومن کی اقتدا جائز ہے نہ کافر کی اور صفحہ میں ہے کما کان
الصحابة والتابعون ومن بعدهم من الائمة الاربعة يصلي بعضهم
خلف بعض جیسے اصحابہ کرام رض اور تابعین اور اماماں
دین کا مذہب وہابیوں کے سوا نہیں تھا صاف اس عبارت سے بھی
یہی معلوم ہوا کہ اہل ایمان اہل سنت وجماعت والوں کے پیچھے اقتدا
جائز ہے کیونکہ سارے اصحاب اور امامادین اہل سنت وجماعت تھے
نہ مثل وہابیوں لامذہبوں کے تھے کہ خدا کو جھوٹھا اور پیغمبروں کو چمار اور ذلیل
کہیں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔
غرض کسی کتاب میں نہیں لکھا کہ رافضی اور وہابی کے پیچھے حنفی کا اقتدا
جائز ہے رسالہ دافع الفساد والا جھوٹھ بکتا ہے کیونکہ وہابی ہے اور وہابی
اہل سنت وجماعت کو دھوکہ دیتے ہیں اور مختار وغیرہ میں ہے
وان انکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بها
لقوله ان الله تعالى جسم كالاجسام وانكاره — یعنے اگر کوئی انکار
صحبة الصديق رض فلا يصح الاقتداء به اصلا — کرے اوس بات
کا جو دین میں ضروری جانی گئی ہے جس کے انکار سے یہہ کافر ہوتا ہے جیسا
کہ یہ کہے خدا جسم ہے مثل اجسام کے اور انکار کرے صحبت صدیق
اکبر رض کا پس اقتدا اس کے پیچھے بالکل درست نہیں ہے۔
ایسا ہی جملہ کتابوں فقہ میں لکھا ہے - اب تفصیل وار سنو کہ جنکے
پیچھے نماز مکروہ ہے - مگر یاد رہو کہ یہ کراہت وحرمت انکی نسبت ہے جو
اہل سنت وجماعت ہیں ورنہ وہابیوں کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ وے اہل
سنت وجماعت سے خارج ہیں اور انکی عقائد عجب ہیں - نماز تم
خواہ ادا ہو گیا ہو - اعرابی متقی اکار ہے والد حبکو جنت کہتے ہیں

اعمیٰ نابینا - فاسق - مبتدع - امرد جسکے ریش نہ ہو خوب صورت لڑکا - سفیہ کم عقل - مفلوج - فالج زدہ - ابرص سفید داغوں والا جسکے تمام بدن پر سفید داغ برص کے ہوں - شارب خمر - سود خوار نمام چغل خور مرائی ریاکار - متصنع تکلیف سے بناوٹ کرنے والا - امام بااجرت مگر متاخرین علماء نے برائے ضرورت جائز ضرورت لکھا ہے مخالف مذہب والا جسکے بارہ میں خلاف کا شک ہو - اور اگر یقیناً مخالف ہو تو حرام ہے اور اگر رعایت مقتدی کی کرے تو جائز ہے - اعرج لنگڑا - مجبوب آلت بریدہ - حاقن بول و ریح کا روکنے والا یعنے شافعی مذہب والا یا مالکی یا حنبلی مذہب جو اہل سنت و جماعت سے ہے اوس کی امامت مشروط ہے بشرط عدم مخالف یا مقتدی حنفی نہیں وہابی کی امامت کسطرح جائز ہو سکتی ہے فتاوی عالمگیریہ جلد ا صفحہ

يجوز فصلوة خلف صاحب هوى وبدعة ولا تجوز خلف الرافضى والجهمى والقدرى والمشبهة ومن يقول بخلق القرآن - وصاحب هوى ان كان هوا يكفر به صاحبه تجوز الصلوة خلفه مع الكراهية والافلا كذا فى التبيين والخلاصة وهو الصحيح هكذا فى البدائع -

صاحب ہوا کے اور بدعت کے پیچھے نماز جائز ہے (مگر مکروہ ہے) اور رافضی وجہمی و قدریہ - اور مشبہ (خدا کو جسم کہنے والے) اور قرآن کو مخلوق کہنے والے کے پیچھے ناجائز ہے - خلاصہ یہ ہے کہ اگر عقیدت ایسا ہو کہ جس سے وہ کافر نہیں بنتا تو نماز اس کے پیچھے کراہت کے ساتھ جائز ہے اور اگر کافر ہو جاتا ہے تو نہیں جائز -

یہ بھی عالمگیریہ میں لکھا ہے کہ فاسق یا مبتدع کے پیچھے نماز پڑھنے سے ثواب جماعت کا ہوتا ہے لیکن ایسا ثواب نہیں پاتا جو صالح

دوسرا یہ جو شخص ان کے پیچھے تو ثابت ہے۔ اب یہ بات کہ شافعی المذہب کے
پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں انما یصح اذا کان الامام یتحامی مواضع
الخلاف تب جائز ہے کہ جب امام مخالف کے خلاف سے پرہیز کرے
ولا یکون متعصبا الا فلا کافی امکانہ اور جب کہ متعصب بھی نہ ہووے
اور اپنے ایمان میں شک و تردد کرنے والا بھی نہ ہو (تا کہ وہ) یہ سارے
اوصاف لامذہبوں میں موجود ہیں مواضع خلاف میں خلاف کرتے ہیں
جس کے سبب یہ لامذہب وہابی کہلاتے اور متعصب نہایت درجہ
کے ہیں جس کے سبب بارہا عدالتوں تک نوبت پہنچی اور شک
ورسا ایمان میں ہیں اور حنفیوں کے نزدیک مشکوک الایمان ہونا انکا اولیٰ
بات ہے بلکہ یقینا مسلوب الایمان ہیں کہ کتاب تقویۃ الایمان ان
لوگوں کا ایمان ہے اور وہ کتاب کفریات سے پر ہے۔
انکی شرح کی تمام ہوئی اب زیادہ لکھنے کی گنجائش نہیں رہی۔ فتاویٰ عالمگیری
میں صاف لکھا ہے کہ نمازوں کی ترتیب کو نہ رعایت کرنے والے
کے پیچھے بھی ناجائز ہے معلوم ہے کہ یہ سارے اوصاف مذمومہ
اس گروہ دین جدید والوں میں موجود ہیں موجب مذہب حنفی کے۔ اور کی
نماز ہی صحیح ہے نہ وضو اور نہ کھانا انکا پاک ہے نہ کپڑا۔ عجب مزا کہ
نہیں کرتے تو یہ لوگ اس کپڑے کو ناپاک نہیں جانتے بلکہ کوئی پلید
پول و براز پڑ جاوے تو بھی پلید نہیں جانتے پس انکا حنفیوں کے ساتھ
کیا معاملہ باقی رہا یہ لوگ کیوں ناحق تعصب کرتے ہیں اور ہنسا کے
کہتے ہیں کہ حنفیوں کی نماز وہابیوں کے پیچھے درست ہے لا حول ولا
ان واہیات باتوں سے یہ بد اعتقادین اور دشمنوں سے رتبہ کوئی
نہیں پوچھتا کہ جب تم وہابی ہے تو پھر تمہارا حنفیوں کے ساتھ علاقہ دین کیا
باقی رہا ہے کہ تم خواہ مخواہ عوام کو تنگ کرتے ہو کہ ہمارے پیچھے نماز پڑھو

منہ حاشیہ

لوگ صاف ہوتے اور منافق حنفیوں کے ساتھ فکر تے تو تم حنفی مذہب
پر کبھی رہتے تم تو خود اسیرہ اسلام سے بھاگ نکلے اب حنفیوں کا تمہارے
ساتھ کیا تعلق رہا۔ واہ کیا بات ہے یہ وہابی لوگ حنفیوں کو مشرک کہتے
ہیں جو کوئی یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھے وہ انکے نزدیک مشرک
ہو گئے اور تقلید امام معین کو ناجائز بتاتے ہیں اور وہابی کہتے ہیں کہ ہم تو حضرت
غوث اعظم قدس سرہ اور امام اعظم رح کو مانتے ہیں۔ یہ انکا دعویٰ کہ ہے حضرت
غوث اعظم قدس سرہ کو مانتے تو حضرت غوث اعظم کی کلام کے کیوں منکر ہوتے
اور حضرت غوث اعظم کے فرمان کے مطابق جو عمل کرے اسکو کیوں کافر کہتے
غوث پاک تو فرماتے ہیں جو میرا نام پکارے اسکی مشکل دور ہو جاتی ہے یہ
لوگ تو اس بات کو کفر جانتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ لوگ درپردہ حضرت غوث
پاک کو بھی برا جانتے ہیں۔ بہجۃ الاسرار کتب میں جناب غوث اعظم
قدس سرہ کے اقوال واحوال بسند جید مذکور ہیں ملاحظہ طلب ہے اور امام اعظم کی
تقلید مطابق قرآن شریف اور حدیث نبوی کے ہر ایک پر واجب ہے اس درجہ
عالم کوئی نہیں رہا کہ جو اس تقلید سے مستغنی ہو۔ اللہ تعالے فرماتا ہے یا
ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین اے ایمان
والو تقوے اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ اس سے صاف تقلید امام اعظم
کی ثابت ہے کل اہلسنت اہل سنت وجماعت میں سے امام اعظم رح کی مساوی
کوئی متقی نہیں سب کو حکم ہے کہ تم امام اعظم علیہ الرحمتہ کے ساتھ ہو
مگر چونکہ دوسرے اماموں کے مقلد تقلید اپنے اپنے اماموں کی کر چکے تھے اور
تقلید کر کے چھوڑنے حرام ہے اسلئے شافعی ومالکی وحنبلی معذور ہے کہ ارتکاب
حرام سے بچ رہے اور وہابی ہندوستان کے پہلے حنفی تھے ان لوگوں
نے مذہب حنفی کو ترک کیا تو یہ لوگ بموجب حکم مذہب حنفی کے واجب التعزیر
ہوئے اگر سلطان اسلامی ہوتا تو انپر تعزیر شرعی جاری کرتا۔ اب طرفہ یہ ہے

کرو عوست کرتے ہیں کہ ہمارے پیچھے حنفیوں کی نماز جائز ہے معاذ اللہ بالکل حرام ہے شامی میں لکھا ہے کہ صحیح مذاہب یہی ہے کہ رائے مقتدی کی معتبر ہے اگر مقتدی کو خیال ہے کہ امام مخالف مذہب الا ہے اور رعایت میری مذہب کی نہیں کرتا تو اقتدا اس کے پیچھے ناجائز ہے۔ یہہ بات خیال میں رہے کہ کتب میں یہہ مسئلہ نسبت مخالف مذاہب شافعی کے ہے اور شافعیوں کا عقیدہ سوا فرق حنفیوں کے ہوتا ہے وہابی لوگ تو سخت مخالف عقائید و احکام میں ہیں حنفیوں کے مخالف انکی دو طرح پر ہے ایک عقائید میں دوم احکام میں عقائید میں وہ ہے جو بالا بحوالہ تقویۃ الایمان و ایضاح الحق مذکور ہوا۔ اور احکام فرعی میں اسطرح ہے کہ عورت کے ساتھ جماع کرنے سے بلا انزال انکے نزدیک غسل فرض نہیں ہوتا۔ دیکھو بخاری صفحہ ۴۳

عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قال یا رسول اللہ اذا جامع الرجل المرأۃ فلم ینزل قال یغسل ما مس المرأۃ منہ ثم یتوضا و یصلی قال ابو عبد اللہ الغسل احوط۔

یعنے ابی بن کعب سے مروی ہے کہ اس نے پوچھا یا رسول اللہ جب مرد عورت کیساتھ صحبت کرے اور انزال نہو آپ نے فرمایا کہ جتنا بدن عورت کیساتھ لگا ہے وہ دھو دے پھر وضو کرکے نماز پڑھے۔

ابو عبد اللہ بخاری والا کہتا ہے کہ غسل کرنا اچھا ہے (یعنے فرض نہیں ہے) پس جب وہابی کا اعتقاد و عمل بخاری پر ہے اور بخاری والے کا یہہ مذہب ہے کہ اس حالت میں غسل فرض نہیں ہے تب حنفی انکے پیچھے کسطرح نماز پڑھ سکتا ہے حنفی کو کیا معلوم کہ یہہ جنب ہے اور پلید۔ اور باتفاق امت یہہ حدیث منسوخ ہے کوئی حنفی وغیرہ اس حدیث کا عامل نہیں ہے اور اسی واسطے کہتے ہیں کہ بخاری کا عامل قابل امامت نہیں ہے۔ بخاری کو اتنا نہیں کہ جو قبل اسکی حدیث ابو ہریرہ رض کی روایت کرچکا ہوں اوس کے برخلاف

میں کیونکر اپنی عندیہ ظاہر کروں اور باقی اماموں کا عمل اس حدیث پر ہے جو ابوہریرہ سے مروی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس بین شعبہا الاربع ثم جہدہا فقد وجب الغسل

فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مرد چاروں شاخوں عورت میں بیٹھے پھر اس کے ساتھ جہد کرے تو غسل فرض ہو جاتا ہے

چونکہ جاہل حنفیوں کو پہلے یہ حال وہابیوں کا معلوم نہ تھا تو شاید انکے پیچھے نماز پڑھنے جائز جانتے ہوں گے اب تو ساری قلعی انکی کھل گئی حنفیوں کو لازم ہے کہ تنہا پڑھیں اور انکے پیچھے نہ پڑھیں۔ کیونکہ اب مسئلہ واضح ہوگیا ہے اور اس رسالہ دفع الفساد میں جو حوالہ دیا گیا ہے کہ اہل مکہ و مدینہ کے لوگ رفع یدین کرنے والوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اقول حرمین شریفین میں چاروں مذہب کے امام ہیں اور عقائد میں سب ایک ہیں اختلاف فروعی کے بارہ میں سلطانی حکم ہے کہ کوئی امام کسی مذہب والے کے مخالف بات نکرے یعنی جن سے نماز کسی مذہب والے کے جائز نہیں ہوتی وہ بات نکریں مثلاً بول کرکے ڈھیلے سے خشک نکرنا اور سر کے چہارم سے کم مسح کرنا اور فصد کرنے سے وضو نہ کرنا اور وہ وردہ سے پانی کم ہو جس سے وضو کرنا ان سب سے پرہیز کریں وہابی کو حرمین شریف کا حوالہ دینا تب درست ہوتا کہ جب کوئی وہابی ظاہر ہو کر وہاں امامت کرتا یا نماز پڑھتا مولوی نذیر حسین دہلوی کا قصہ حنفیوں کے واسطے دلیل قوی ہے کہ جب وہ حرمین شریفین میں گیا تو گرفتار ہوا جب سب عقائد باطلہ وہابیہ سے توبہ کی تو اس وقت رہا ہوا پس عمل درآمد حرمین شریفین کا سب کے واسطے حکم مصنف ہے جو کچھ وہاں وہابیوں کے توقیر ہے وہی مسلمانوں کے انکے ساتھ کرنی لازم ہے۔

خاتمہ میزان شعرانی صغری میں لکھا ہے۔

فعلم مما قررنا أن من لا يطلع على أدلة الأئمة ولا يعرف شيئا منها يجب عليه التقليد بمذهب إمام معين وإلا لضل وأضل

پس ہماری تقریر سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اماموں کی دلیلوں پر مطلع نہ ہو سکے اور مقام نزاع کو نہ جانے اس پر واجب ہے کہ ایک امام معین کی تقلید کرے ورنہ خود گمراہ ہوگا اور دوسروں کو گمراہ کرے گا۔ اور وہ جو دہلوی نے لکھا ہے کہ مسلم الثبوت اور تحریر میں اختلاف علماء کا لکھا ہے کہ کوئی تقلید واجب کہتا ہے اور کوئی غیر واجب۔ اقول یہ اختلاف نسبت علماء دین کے ہے جو سورۂ فاتحہ سے جمیع مسائل دین کے نکال سکتے بلکہ ہر ایک حرف تہجی سے سارے مطلب قرآن مجید کے نکال سکے۔ جیسا کہ میزان شعرانی میں عالم کی تعریف میں لکھا ہے

إن كمال العالم عندنا في مقام العلم حتى يرد كل قول في مذهب المجتهدين إلى الكتاب والسنة ولا يبقى عنده تنازع في قول منها فذلك يخرج من العامية ويستحق التلقيب بالعالم وهو أول مرتبة تكون العالم ثم يترقى إلى أن يخرج جميع أحكام القرآن بل من الفاتحة لأنها هي الأم فإذا قرأها في صلاته كان له ثواب من قرأ القرآن كله ثم يترقى من ذلك إلى أن يصير يخرج جميع مذاهب المجتهدين وتقرير أقوال علمائها من أي حرف شاء من حروف الهجاء قال وهذا هو العالم الكامل صوفه رحمه الله

ہمارے یہاں عالم کامل نہیں ہوتا علم میں کہ حتی کہ راجع کرے ہر ایک قول کو اماموں کے مذہب میں طرف کتاب سنت کی اور اسکی نزدیک کوئی تنازع کسی بات میں نہ رہے اور اس درجہ میں وہ عامیت سے نکلے گا اور مستحق لقب عالم کا ہوگا یہ اول مرتبہ ہے کہ عالم کیواسطے ہوتا ہے پھر ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ سارے احکام قرآن کے سورۂ فاتحہ سے نکال لے کیونکہ یہ سورہ ام ہے

پس جب ایسا شخص سورۃ فاتحہ نماز پڑھیگا تو اسکو ثواب اتنا ملیگا کہ
گویا کسی نے سارا قرآن شریف پڑھا اور پھر ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ سارے
مذاہب شریعت کے جس حرف سے حروف تہجی سے چاہئے نکال لیوے
تب عالم کامل ہے وقت میزان صغری شعرانی - رحمۃ اللہ

اور وہابی لوگ عامی ہیں صد ہا سال سے ایسا عالم جسکی تعریف ہو چکی ہے مفقود
ہو گیا ہے لہذا مجتہد عالم عامی ہے اور عامی کو تقلید مذہب امام معین کی واجب ہے
ورنہ خود گمراہ ہوگا اور دوسروں کو گمراہ کرے گا اس کا مصداق یہی لا مذہب لوگ
ہیں اعاذنا اللہ تعالے من شر الوسواس الخناس -

تنبیہ

چاہئے علماء ربانیین سے وہابی کو جرح نہیں پہنچ سکتی چاہئے اس میں مسائل کی اسی
کی مخالفت ہے جیسا کہ بحوالہ شامی و فتاوی عالمگیریہ مذکور ہوا - ویسی سند نہیں ہے
و معانی آثار صحاوی سے نستۓ   دربارہ عدم رفع یدین)

عن البراء بن عازب رضی قال کان النبی صلعم اذا کبر لافتتاح الصلوٰۃ
رفع یدیہ حتی یکون ابہاماہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود -
یہ حدیث مرفوع متن سند کیسا تھ براء ابن عازب سے مروی ہے اور
عبد اللہ بن مسعود رضی سے عن النبی صلعم انہ کان یرفع یدیہ فی اول
تکبیرۃ ثم لا یعود - خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ حضرت صلعم سوائے تکبیر تحریمہ کے
رفع یدین نماز میں نہیں فرماتے ہیں اور ابراہیم نخعی رحمہ کے سامنے تذکرہ ہوا
وائل حدیث بیان کرتا تھا کہ حضرت صلعم رکوع میں جاتے ہوئے اور سر اٹھاتے
وقت رفع یدین فرماتے تھے ابراہیم نخعی رحمہ غضبناک ہیں اور کہا کہ وائل نے ایک
مرتبہ دیکھا ہے اور عبد اللہ نے پچاس دفعہ کلیہ نے کہا کہ حضرت علی بھی رفع
یدین نہیں کرتے اور مجاہد نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر کے پیچھے نماز پڑھی
وہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے -

ھدائیت

امام شافعی اور امام اعظم علیہ الرحمت کا قول ہے (اذا صح الحدیث فھو مذھبی) کے یہ معنے ہیں کہ جہاں میری روائیت ہو اور وہاں تم میرا مذہب معلوم کرنا چاہو تو حدیث صحیح میرا مذہب ہے جیسا کہ سب کتابوں فقہ میں ہے کہ جہاں امام صاحب کا قول ہو وہاں حدیث پہ عمل کرتے ہیں۔

ناف سے نیچے ہاتھ باندھنی نماز میں

اخرج ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن وائل بن حجر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ فی الصلوٰۃ تحت السرۃ

ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب مصنف میں وائل بن حجر سے روایت کیا کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ صلعم کو رکھا آپ نے ہاتھ دائیاں ہاتھ بائیں پر نماز میں نیچے ناف کے

اور رزین نے ابو جحیفہ سے روائیت کیا ہے

ان علیا رضی اللہ تعالے عنہ قال السنۃ وضع الکف فی الصلوٰۃ ویضعھا تحت السرۃ۔ تیسیر الوصول

تحقیق حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ سنت نبوی ہے رکھنا ہتھیلی کا ہتھیلی پر نماز میں اور رکھے دونوں کو ناف کے نیچے (تیسیر الوصول)

خیال رہے کہ لفظ سنت کا دلالت کرتا ہے مواظبت فعل پر اگر کسی نے روائیت اسکے برخلاف کی ہے وہ محمول ہے بر ترک احیاناً جس سے سنت ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی ثابت ہوتی ہے

قرارت فاتحہ فرض نہیں بلکہ واجب ہے

صحیح مسلم میں عبداللہ بن سائب سے مروی ہے قال صلی لنا رسول اللہ صلعم الصبح بمکۃ فاستفتح سورۃ المومنین کہا حضرت صلعم نے مکہ میں ہمکو نماز صبح کی پڑھائی ہے اور سورۃ مومنین کو (قد افلح المومنون) شروع کیا۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ افتتاح نماز میں سورہ مومنین کے ساتھ ہوا اور صورۃ فاتحہ ترک کردی۔

فاتحہ مقتدی کو پڑھنی مکروہ۔ تحریمی ہے

معانی آثار میں جابر رض اللہ سے مرفوعاً مروی ہے

قال رسول اللہ صلعم من کان لہ امام فقرأۃ الامام لہ قراۃ — حضرت صلعم نے فرمایا کہ جسکا امام ہو قرات امام کے قرات اسکی ہے

قال اللہ تعالے واذا قرئ القران فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون — فرمایا اللہ تعالے نے جب قران پڑھا جاوے تو تم اور چپ رہو امید ہے کہ تم پر رحم کیا جاوے

پس ثابت ہوا کہ فاتحہ کا پڑھنا نماز میں فرض نہیں اور مقتدی کو فاتحہ پڑھنا ترک واجب ہے یعنی مکروہ تحریمی۔ اور ناجائز۔

آمین آہستہ کہنی سنت ہے

معانی آثار طحاوی میں ہے ابو وائل سے مروی ہے کہ کہا

عن ابی وائل قال کان عمرؓ و علیؓ لا یجہران بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بآمین

یعنی کہ حضرت عمرؓ و علیؓ بسم اللہ کے جہر نہیں کرتے تھے اور نہ اعوذ باللہ کے ساتھ اور نہ آمین کے ساتھ۔

جہر و سر میں اتنا فرق ہے کہ جہر بلند آواز اتنا ہو کہ بہت لوگ سنیں اور سر سے مراد ہے کہ خود قاری سنے یا قریب و جوار والا ایک آدمی تک۔

اور حدیث جہر والے کوئی ایسی نہیں جس سے جہر آمین ثابت ہو۔

ترمذی میں ہے کہ وائل بن حجر نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا کان رسول اللہ صلعم اذا قرأ ولا الضالین قال آمین وخفض بہا صوتہ یعنی حضرت صلعم نے آمین آہستہ کہی اس سند میں شعبہ ہے جو حدیث میں امیر المومنین ہے اور دارقطنی نے وائل بن حجر سے روایت کیا کہ حضرت صلعم نے جب ولا الضالین پڑھا۔ قال آمین واخفی بہا صوتہ یعنی صلعم نے آمین آہستہ فرمائی۔ محدثوں کا صرف ادعا ہے کہ بخاری وغیرہ کہتے ہیں کہ آمین بلند کہنی سنت ہے۔ یہ دعوے صحیح نہیں کیونکہ اس حدیث کے مخالف ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الاعلی والصلوٰۃ علی حبیبہ الاولی۔ اما بعد پس یہ فہرست ہے ان اسماء العلماء کی جو رفع سبابہ کو نماز میں مکروہ و حرام سمجھتے ہیں۔ منتخب از کتاب مزیل الشبہات اشارہ سبابہ تشہد میں حرام ہے منصوص ظاہرہ و باقوال فقہا آیت یہ ہے قد افلح المومنون الذین ہم فی صلاتہم خاشعون یعنی نجات ان لوگوں نے جو نماز میں خشوع و سکون لازم کرتے ہیں۔

طحاوی

اور طحاوی نے کہا ہے کہ من اشار فی الصلوٰۃ اشارۃ تفہم منہ فلیعدھا
یعنی جو اشارہ کرے نماز میں ایسا اشارہ کہ اس سے کچھ سمجھا جاوے تو اسے اس نماز کو
اعادہ کرے اسکنوا فی الصلوٰۃ رواہ مسلم یعنی تم سکون کرو نماز میں۔

اشارہ سبابہ خلفائے راشدین سے منقول نہیں کذا فی المحیط وغیرہ وجوہ
عدم قبول حدیث اشارہ بہت ہیں اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم
ہوتی ہیں اسمائے کتب فقہا کہ وہ حرام گفتہ گان تنویر الابصار [illegible]
جامع الرموز لطائف الحواشی معراجیہ تجنیس عمدۃ المفتی عامۃ الفتاوی
واقعات غرائب محیط خلاصہ کبری سراجیہ مختار ذخیرہ
فتاوی عالمگیریہ والمختار للاشیر کفایہ منح الغفار شرح سفر السعادۃ
غیاثیہ تاتارخانیہ مفاتیح الجنان خزانۃ عتابیہ مفصل شرح خلاصہ
زاہدی بنازیہ فتاوی برہنہ ایضاح الاصلاح سعیدیہ شرح خلاصہ
فوائد اسلامیہ معظمہ سعدیہ قہستانی شرح خلاصہ مخزن اسلام بدریہ
سراج المواہب شرح خلاصہ انضاب الاحتساب فتاوی کافیہ مجموعہ
خانی کبری مجموعہ سلطانی وقایۃ الروایۃ مختصر ہدایہ خیر الجاری شرح صحیح بخاری
ہر چند روایات احادیث وفقہا میں اختلاف ہے لیکن جانب عدم اشارہ
کے راجح و غالب ہے۔ خلاصہ مطلب سب کا یہ ہے کہ ظاہر المذہب و
ظاہر الروایۃ میں عدم اشارہ ہے اور خلاف ظاہر الروایۃ کے اشارہ لیکن
تحقیق یہ ہے کہ خلاف ظاہر الروایۃ کے باطل ہے کما فی البحر الرائق اللطائف
اور جس جگہ اختلاف ہو حرمت کی راجح ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ حمدا کثیرا کما یحب ربنا ویرضی والصلوٰۃ والسلام

الاتمان علی حبیبه محمد صلی الله علیه وسلم وآله واصحابه وآل
بیته وسلم ومن اتبع الهدی ومن علی جمیع الانبیاء والمرسلین کما یلیق
بشانهم الاعلی **اما بعد** بر رای سامی عالم آرای وافتخر شده ان روشن
ضمیر مستفادین مخفی مستعیدان مخفی نماند که ... در قول فخیمه ...
قوت ثبت ... اشارت سبابه در تشهد ... است آنچه حضرت ...
مجدد الف ثانی شیخ احمد ... مجدد الف ثانی ...
حضرت شیخ احمد فاروقی نقشبندی ... قدس الله
تعالی سره الاقدس آمین -

در جلد اول از مکتوبات کثیر البرکات خود فرموده مکتوب سی صد
دوازدهم بمیر محمد نعمان صدور یافت در جواب سؤالی که رسیده بود در
تحقیق اشارت سبابه است و آنچه مختار علمای حنفیه است در آن
مخدوما احادیث نبوی در باب جواز اشارت سبابه بسیار وارد شده
اند و بعضی از روایات فقهیه حنفیه نیز درین باب آمده چنانچه مولانا هم
آمده در رساله ایراد نموده است و چون در کتب فقه حنفی نیک ملاحظه نموده
می آید معلوم میشود که روایات جواز اشارت غیر روایات اصول است و مخالف
ظاهر مذهب است و آنچه امام محمد شیبانی رح گفته کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم یشیر ونصنع کما یصنع النبی صلی الله علیه وسلم ثم قال هذا
قولی وقول ابی حنیفه رح از روایات نوادر است نه روایات اصول کما
فی الفتاوی الغرائب وفی المحیط هل یشیر باصبعه السبابة
من یده الیمنی لم یذکر محمد رح هذه المسئلة فی الاصل وقد اختلف
المشائخ فیه منهم من قال لا یشیر ومنهم من قال یشیر ذکر
محمد رح فی غیر روایة الاصل حدیثا عن النبی صلی الله علیه
وسلم انه کان یشیر ثم قال هذا قولی وقول ابی حنیفة رح

وقد قيل انه سنة وقيل مستحب ثم قال بعد ما ذكر وفي الصحيح
ان لا اشارة وهو ظاهر المنتهى وفي النهر احسن ويكره ان يشير بالسبابة
في الصلاة عند قوله اشهد ان لا اله الا الله هو المختار
وفي الكبرى وعليه الفتوى لان مبنى الصلاة على السكون
والوقار وفي الغياثية هو المختار ولا يشير بالسبابة عند التشهد
وهو المختار وعليه الفتوى وفي جامع الرموز لا يشير ولا يعقد
وهو ظاهر اصول اصحابنا كما في الزاهدي وعليه الفتوى
كما في المضمرات والولوالجي والخلاصة وغيرها ومن اصحابنا انها
سنة وفي خزانة الروايات من التاتارخانية ثم اذا انتهى
في التشهد وانتهى الى قوله لا اله الا الله هل يشير باصبعه السبابة
من اليد اليمنى لم يذكر محمد هذه المسئلة في الاصول وقد اختلف
المشايخ فيه منهم من قال لا يشير وفي الكبرى وعليه الفتوى ومنهم
من قال يشير وفي الغياثية ولا يشير بالسبابة عند التشهد وهو المختار
هرگاه بروايات معتبره حرمت اشارت واقع شده باشد وكراهيت اشارت فتوى
داده باشند واز اشارت وعقد نهى كننده آنرا ظاهر اصول اصحاب گويند ما مقلدان
را نمى رسد كه بمقتضاى احاديث عمل نموده جرأت در اشارت نمائيم والفتوى
چنديں علمائی مجتهدين را مرتكب امر محرم ومكروه ونهى گردانيم ومرتكب اين امر از ضعف
از دو حال خالى نيست يا آنكه علمای مجتهدين را علم احاديث معروفه جواز اشارت
اثبات نمى آيد يا آنكه عالم اين احاديث بوده اند اما عمل بمقتضاى اين احاديث
در حق اين بزرگواران تجويز نمى كنند ومى انگارد كه آنها بمقتضاى آرائى خود برخلاف
احاديث حكم بحرمت وكراهت كرده اند واين هر دو شق فاسد است تجويز نمى كند آنرا
مگر سفيه يا معاند كه آنچه در ترغيب الصلوة گفته است كه انگشت شهادت برداشتن
در تشهد سنت است علمای متقدم گفته اند اما علمای متاخر نهى كرده اند از آنكه چون

رافضیان دریں غلو کردند و سنیان ترک کردند آنرا پس این نفی تهمت سنی رافضی مخالف
روایات کتب معتبره است زیرا که ظاهر اصول اصحاب مذهب عدم اشارت
و عدم عقد است پس عدم اشارت سنت علمائی ما تقدم است و وجه ترک
نفی تهمت نگشت حسن ظن ما با این اکابر دین آنست که تا زمانی که دلیل حرمت
یا کراهت دریں باب بر ایشان ظاهر نشده است حکم بحرمت یا کراهت نکرده اند
هرگاه بعد از ذکر سنیت و استحباب اشارت گویند هذا ما ذکروه والصحیح ان
الاشارة حرام معلوم میشود که سنیت و استحباب اشارت نزد این بزرگواران
بصحت نپیوسته است بلکه خلاف آن بصحت رسیده نهایة ما فی الباب
ما را ظن دلیل نیست و این معنی مستلزم قدح اکابر نیست اگر کسی گوید که ما علم بخلاف
آن دلیل داریم گوییم که علم مقلد در اثبات حل و حرمت معتبر نیست دریں باب
ظن مجتهد معتبر است و او مجتهدین را ازین اثبات چه نسبت عنکبوت گفتن بسیار
جرات نمودن است و علم خود را بر علم این اکابر ترجیح دادن ظاهر اصول اصحاب
حنفیه را باطل ساختن و روایات معتبره مفتی بها را بر هم زدن است رشتن و گفتن
احادیث را این اکابر بواسطه قرب عهده و وفور علم و حصول ورع و تقوی از ما
افتادگان بهتر میدانسته اند و صحت و سقم و نسخ و عدم نسخ آنها را از ما بهتر می شناختند
البته وجه موجه داشته باشند در ترک عمل با این احادیث و ما قاصر فهمان اینقدر
می فهمیم که روایات احادیث در کیفیت اشارت و عقد اختلاف بسیار دارند و کثرت
اختلاف ایشان اضطراب در نفس اشارت پیدا کرده است از بعضی روایات
مفهوم میشود که اشارت بی عقد فرموده اند و آنحضرت بعقد گفته اند بعضی روایات کرده اند
که عقد پنجاه و سه بود و بعضی دیگر روایات کرده اند که عقد بیست و سه و بعضی بر
قبض خنصر و بنصر و حلقه ابهام با وسطی اشارت سبابه روایت کرده اند
و در روایتی بغیر وضع ابهام بر وسطی می فرموده اند و در روایتی آمده که دست راست را
بر فخذ چپ وضع کرده و دست چپ را بر پای راست نهاده اشارت میکرده اند

...روایت دیگر است دست راست بر پشت دست چپ و رسغ بر رسغ و ساعد بر ساعد
...ها و دو اشارت سبابه فرمودند - و در بعضی روایات آمده که قبض جمیع اصابع فرموده اشارت
...کردند - و از بعضی روایات معلوم میشود که از اشارت بی تحریک سبابه بوده است
...بعضی دیگر اثبات تحریک نیز می نمایند و اکتفا بر بعضی روایات واقع شده که اشارت
...در وقت قراءت تشهد میفرمودند من غیر تعیین و در بعضی دیگر آمده است که اشارت در
...وقت تلفظ بکلمهٔ شهادت بوده است و در بعضی روایات مقید بوقت دعا ساخته است
...سبابه فرمود یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک و چون علمای حنفیه در روایات
...اشارت اضطراب رواة دیده اند عمل نکردند در نماز که اشارت کردن است بخلاف
...قیاس اثبات نمودند که مبنای صلوة بر سکون و وقار است و ایضاً توجه اصابع بقبله تا ممکن
...شد سنت است کما قال صلی الله علیه وسلم فلیوجه من اصابعه القبلة
...ما استطاع اگر گویند که کثرت اختلاف و متن مضطرب سازد که توفیق در میان روایات
...ممکن نباشد و در ما نحن فیه توفیق ممکن است زیرا که تواند بود که جمیع روایات را بعد اوقات
...مختلف کرده باشند گوئیم که در بسیاری از روایات لفظ کان واقع است که خبر
...منطقیان از ادوات کلیه است فلا یمکن التوفیق و آنچه از امام اعظم رح منقول است
...اگر حدیثی مخالف از قول من یابید قول مرا ترک کنید و بر حدیث عمل نمائید
...مراد از آن حدیث حدیثی است که بحضرت امام نرسیده است و بنا بر عدم علم آن حدیث
...علم بخلاف آن فرموده است و احادیث اشارت از آن قبیل نیست زیرا که این حدیث
...معروف اند احتمال عدم علم ندارد و اگر گویند که علمائے حنفیه بر جواز اشارت نیز فتوی داده
...اند پس مقتضای فتوی ایشان تعارض هر طرف که عمل نموده آید مجوز شد - گوئیم اگر
...تعارض در جواز و عدم و حل و حرمت واقع شود ترجیح جانب عدم جواز است و جانب
...حرمت را و ایضاً شیخ ابن همام در رفع یدین گفته است که احادیث رفع و عدم
...رفع متعارض اند پس بالقیاس احادیث عدم رفع را ترجیح میدهیم که مبنی صلوة
...بر سکون و خشوع است که با جماع مطلوب و مرغوب است - والعجب من الشیخ

ابن الهمام انه قال وعن کثیر من المشائخ عدمها ای الاشارة وهو خلاف
الروایة والدرایة انتهى کیف نسب التجهیل الی العلماء المجتهدین
المتمسکین هذا بالقیاس الذی وصل الیهم من الشرع وهو ظاهر
المذهب وظاهر الروایة عند الحنفیة وهذا الشیخ قد ضعف
حدیث القائلین بالاضطراب الحاصل من کثرة الرواة انتهى و
مکتوب شریف مطلوب محقق حق وتحقیق مدقق مسائل دین متین بعض
مشائخ کرام افاض الله علینا فیوضاته اللهم آمین وهو ذا لك

بسم الله الرحمن الرحيم

و نصلی علی رسوله الکریم - وبعد السلام بر جمیع کافه اهل حنفیه معلوم باد
که درین زمان شر و شور در اشارت سبابه پیدا شده اما ایشان را لازم است
که مذهب خود تحقیق کنند کما قیل من ادعی الصحبة ولم یکن علی سیرتها لا
فان کان الامام خصماله یوم القیامة وترک آن ورزند که در مذهب امام
اعظم حرام است چنانچه لطف الله نسفی رحمة الله تعالی علیه صاحب
فلاسه کیدانی تصریح آن نموده بقوله والاشارة بالسبابة کاهل الحدیث
انتهى و اخوند بابا رحمة الله تعالی علیه هم در مخزن الاسلام در باب محرمات
گفته چه اشارت په سبابه نکه مذهب د شافعی دی ولی داخل حرام د حنفیانو
د درفوائد شریعت نیز آورده لیسم وقت د اشهد ان لا اله الا الله کښی
اشارت کول په سبابه سره حرام دی لکه مذهب د شافعیانو ده
وفی التاتارخانیة ثم اذا اخذ فی التشهد وانتهى - الی قوله
اشهد ان لا اله الا الله هل یشیر بالسبابة بالید الیمنی لم
یذکر محمد هذه المسئلة فی الاصل وقد اختلف المشائخ فیه

ومنهم من قال لا يشير وفي الكبرى وعليه الفتوى ومنهم من قال
يشير ثم كيف يصنع عند الاشارة ويحكى عن شيخه الجعفي رحمه الله قال
يعقد الخنصر والبنصر ويحلق الوسطى بالابهام ويشير بالسبابة ولا يشير
بالسبابة عند التشهد وهو المختار وفي الخانية وهو المختار وعليه
الفتوى خزانة الروايات ولو انتهى الى قوله اشهد ان لا اله الا الله
يشير بالمسبحة والمختار انه لا يشير لان مبنى الصلوة على السكينة
تاتار فتاوى خلاصة ولا يشير بالسبابة عند قوله اشهد ان
لا اله الا الله في الصلوة وعليه الفتوى لان مبنى الصلوة على السكينة
تاتار فتاوى مضمرات ويكره الاشارة بالسبابة عند قوله
اشهد ان لا اله الا الله وهو المختار وفي المحيط هل يشير باصبع السبابة
في ... لم يذكر محمد هذه المسئلة في الاصل والصحيح
ان الاشارة حرام فتاوى غرائب في باب المحرمات وتجنيس
بسيار كتب ذكر هست آن آورده ميشود بر عدم اشارت علامات فتوى
است مثل هو الصحيح وعليه الفتوى كما في جامع الرموز
فتوى كالاختيار وغيره وبعض كتب متون وشروح القدوري وكنز ومختصر
وملتقط وشرح الياس وشرح وقايه وهدايه وتنقيحات آنرا نياورده
في صلوة بر سكون ووقارست واين فعل زائد است وموئد اين است آنچه
مفسرين در تفسير قوله تعالى قد افلح المؤمنون الذين هم في صلوتهم
خاشعون گفته اند في تفسير ابن عباس فهم خاشعون بقوله متخشعون
متواضعون لا يلتفتون يمينا ولا شمالا ولا يرفعون ايديهم في الصلوة
في المدارك بقوله اى خائفون بالقلب ساكنون بالجوارح
في الخازن بعد نقل اقوال الائمة في الخشوع بقوله فالخاشع في صلوته
لا بد وان يحصل له الخشوع في جميع الجوارح الى ان قال

واما ما یتعلق بالجوارح فهو ان یکونن ساکنا الخ وفی الجمل
بقوله خاشعون بالقلب ساکنون بالجوارح فلا یلتفتون یمینا
ولا شمالا وهذا من فرض الصلوة عند الغزالی وفی شرح
البیان بقوله فی المفردات الخشوع الضراعة واکثر ما یستعمل
فیما یوجد علی الجوارح وایضا فیه فی ذیل قوله تعالی وما
علمتم من الجوارح جمع جارحة بمعنی کاسبة قال الله تعالی
ویعلم ما جرحتم بالنهار وجوارح الانسان اعضاؤه التی
یکتسب بها وهم مقرر است که چون شئی دائر شود میان سنت و بدعت
یا حل یا حرمت یا جواز و عدم جواز یا مامور به و منهی یا فعل و قول رسول الله
صلی الله علیه وسلم یا متون و شروح و محشیان یا محشیان و فتاوی یا فتاوی
و رسائل یا عینه و عین یا فتوی اکد و غیر اکد ترجیح داده شود بدعت را بر سنت
و حرمت را بر حل و عدم جواز را بر جواز و منهی را بر مامور به و قول را بر فعل و متون را
بر شروح را بر محشیان و محشیان را بر فتاوی و فتاوی را بر رسائل و عینه را بر عین
و فتوی اکد را بر غیر اکد پس ازین قاعده معلوم آید که اشارت مذهب امام اعظم نیست
که در متون نیست و آنچه در شرح الیاس و شرح وقایه آورده است مذهب
نیست که بلفظ عن آورده و آن روایت است از اصحاب امام محمد رحمه الله امام محمد
رحمه الله نود و نه تصانیف کرده که منجمله آن شش کتب از ظاهر روایات شمرده
اند که مبسوط و جامعین و زیادات و سیرین است و درینها اشارت بالکل
موجود نیست و اگر در باقی تصانیف او مذکور شده روایت مرجوح است
و مفتی را فتوی بر روایت مرجوحه و قاضی را قضا جهل و خرق اجماع است چنانچه
در در مختار است و در بحر نیز گفته که قاضی و مفتی اجمع اند با بطال روایت مرجوحه
و الغا ازان و در آخر بیت و تنجیم در افتتاح مستقیم و مشهور که علامات
ترجیح آکد بیان انه علیه الفتوی و هو الصحیح و هو المأخوذ للفتوی و به یفتی نیز

اگر یکی ازین فتواها دلیل روایتی در آید مخالف آن رساله روا نیست بالاتفاق دیگر علمای
فتوی وما نقل عن الامام اذا صح الحدیث فهو مذهبی واترکوا قولی بقول
رسول الله فانما هو فی حق المجتهد کما فی میزان الشعرانی والتفسیرات الاحمدی
مخفی نماند که در کتب صحاح حدیث سوای صحیح البخاری احادیث اشارت موجود اند
واین مستلزم بیرون مذهب امام اعظم رح نیست که احادیث در بسیار امور وارد اند
چون رفع یدین وتامین بالجهر وقرأة خلف الامام وآن مذهب امام نیستند بلکه مذهب
امام شافعی رح است و [illegible] که حنفی المذهب بر مذهب خود عمل میکند در جزئیه مذهب خود
عین دلیل است که تقلید قبول قول غیر بلا دلیل است و چون میان آیه و حدیث
تعارض آید مقلد عمل بحدیث نماید و اگر میان حدیث و جزئیه فقهیه تعارض در آید
عمل بر جزئیه فقهیه کند که فهم مقلد قاصر است انتهی [illegible] کذا فی الارشاد والمکتوبات
والتلویح ومیزان الشعرانی وهل علی الرسول الا البلاغ

مفتی [illegible] محمد [illegible]

مفتی ملا یار محمد
مدرس ابن ملا محمد
[illegible]

مفتی ملا سراج الدین
مدرس ابن ملا
محمد [illegible]

المفتی [illegible]

مفتی [illegible] سراج الدین [illegible]
ابن ملا میر ضیاء الدین

[illegible]

مرقوم فقیر غلام محی الدین از [illegible] ضلع [illegible]

نقل مهر ابیر که در صفحه ۳۰ تحریر کرده ام و [illegible]

تحفۃ الاخیار درحاشیہ کہ مواہیر جمیع علماء سواد

یعنی — صوات و بنیر و پشاور و کابل و بلخ و بخاری شریف و ہندوستان
کہ بر کتاب عقاید المسلمین و سیف المومنین مسائل احکام درین کتاب بیان اند
یکی ازان مسئلہ اشارہ سبابہ است و آن عبارت این است فصل بیت
و دویم لا یشیر بالسبابۃ عند قولہ اشہد ان لا الہ الا اللہ فی الصلوۃ و علیہ الفتوی
لان مبنی الصلوۃ علی السکینۃ و الوقار کذا فی البحر الفتاوی و اذا انتہی الی قولہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ یشیر بالمسبحۃ والمختار انہ لا یشیر کذا فی الخلاصۃ و علیہ
الفتوی کذا فی المضمرات ناقلا عن الکبری و کثیر من المشائخ لا یرون الاشارۃ و کر
ھہا فی منیۃ المفتی کذا فی التبیین انتہی کذا فی فتاوی عالمگیری ۱۲ مواہیر علماء
صوات مہر حضرت آخوند صاحب غوث الزمان و قطب الدوران علیہ الرحمۃ
صاحبزادہ صاحب   قاضی گوگدرہ   صاحبزادہ پیر مہدی والغفران

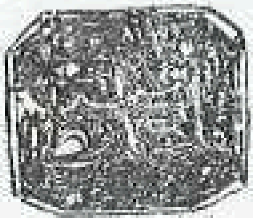

مہر حافظ عبد الغفور

عمرزی

میاں گل صاحب کلان

قاضی اللہ مند

شہو خان ملا

میاں گل صاحب خورد

قاضی کانگی

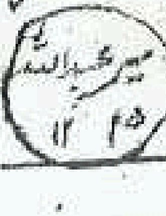

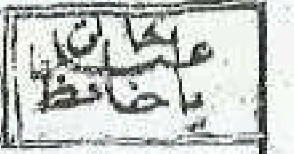

۱۲ ابوبکر اخوندزاده صاحب
۱۲ العبد قاضی عبید اللہ جی موضع
مینگورہ

۱۳
العبد قاضی صاحب دریادل

۱۴
العبد قاضی نقیب اللہ موضع
چینہ اخور

۱۵
العبد قاضی عبدالرحیم موضع کاٹلی

۱۶
العبد قاضی سیدان شاہ
موضع بنیر

۱۷
العبد قاضی حسن موضع مینگورہ

۱۸
العبد مولوی غازی شاہ
صاحبزادہ موضع گالوچ

۱۹
العبد ملوطی اخوندزادہ موضع
قمبر

۲۰
العبد قاضی حیات خان موضع
بنیر

۲۱
العبد مولوی شاہمردان
موضع اسلام پور

۲۲
العبد قاضی بہاءالدین موضع
ہوڈی گرام

۲۳
العبد عبدالقدوس ساکن [illegible]

۲۴
العبد میاں سہل شاہ ساکن
ہوڈی گرام

۲۵
العبد علی اکبر موضع گوکدرہ
قاضی صاحب باجوڑ

خادم شریعت رسول اللہ
عبدہ قاضی میاں اللہ

۲۶
العبد محمد عالم یاسینی
ملا صاحب

۲۸
مولوی صاحب [illegible] جامع
العلوم
شاہ صاحب
مدرس [illegible]

۲۹
قاضی صاحب [illegible]

قاضی غلام
محمد

۳۰
قاضی برکوٹ

عبدہ قاضی [illegible]

۳۱
میاں صاحب گجرگری مدرس
[illegible]

۳۲
مشتغل [illegible]
قاضی صاحب [illegible]

۳۳
میر سید شریف

۳۴
مولوی علمای پشاور [illegible]
[illegible]

۳۵
قاضی صاحب پشاور مدرس
جامع العلوم

قاضی غلام
[illegible]

۳۶
ملا صاحب کابل
[illegible]

۳۷
صاحبزادہ صاحب [illegible] شہرہ
پیر صاحب
پیر سید احمد

۳۸
ملا صاحب نوشہرہ

نقد [illegible] نقشبند

۳۹
پسر حافظ جی صاحب [illegible]
مدرس

غلام [illegible]

قاضی رستم فرملی

قاضی صاحب کرمات مدرس

محمد ضیاء الدین ۱۲۹۳

سلطان قاضی صاحب کنر

محمد حبیب الرسول ۱۳

فقیر صاحب تدخانه پشاور

فقیر غلام جیلانی

حافظ مسجد لما تیجان

حافظ غلام صمدانی ۱۳

صاحب زاده باجور

خلیل الرحمٰن ۱۳

علماء صاحبزاده صاحب لکهنو وعارف کامل

سجاده طریقه قادریه

تدمو ابراهیم

دربار صاحب

عبد الرحیم ۱۳

حاجی حبیب کابل

ملا صاحب مانگی

ملا صاحب حاجی صاحب بوره

طریقه قادریه

ملا حاجی صاحب دوره مدرس

گلاب شاه

سید صاحب از تیراه

عبده سید علی

قاضی صاحب اکوری

نقیب گشت قاضی

سید صاحب کمی مدرس

مفضل شاه ۱۲۹۶

ملا صاحب تنگ دریا

قاضی صاحب کرمات مدرس

العبد الحاجی

میاں نقیه گجرگرهی

مولوی صاحب شوری

عبد الاحد ۱۲۹۶

ملا صاحب سنگوار

محمد رسول ۱۲۹۹

حافظ غلام جیلانی

مراط اخوند زاده

صراط الی الجنة

مفتی کوه داس کابل

[illegible] الی الله [illegible]

مفتی صاحب [illegible] جلال آباد

[illegible] ۱۲

ملا صاحب [illegible] کابل

سراج الدین
۱۲ [illegible]

ملا صاحب کابل چوب فروشی

محمد صدیق [illegible]

ملا صاحب ارغندی کابل

[illegible]
۱۲

[illegible] ترکستان از خودم [illegible]
و تاشقورغان

قاضی [illegible]

خادم شرع نبی
قاضی الحق
۱۲۸[illegible]

قاضی صاحب خودم

خادم شرع نبی [illegible]
امری الی الله [illegible]
[illegible] ۱۲۸۰

حاجی [illegible] کابل

[illegible] الله
[illegible]
۱۲ [illegible]

مفتی [illegible] شریف

المتوکل علی الله اللطیف
وافوض امری الی الله
مفتی شرع نبی محمد شریف
۱۲

عبدالله [illegible]
۱۲ [illegible]

[illegible]
۱۲

قاضی

[illegible]
شد لطف [illegible]
وافوض امری الی الله
مفتی شرع نبی برهان الدین
۱۲ ۸۶

المتوکل علی الله [illegible]
وافوض امری الی
[illegible] بابا نور محمد مفتی

بادشاه خواجه
۱۲ ۸۷

امام [illegible]

میر عزیز الله خواجه
۱۲ ۹۶

[illegible]
[illegible]
وافوض امری الی الله
خادم شرع نبی مفتی عزیز

المتوکل علی الله ۱۲
المستعان
مفتی ملا [illegible]
[illegible]

ایشان خلیفه نقشبندی

فقیر کمترین [illegible] ۱۲
[illegible]

[illegible]
۱۲

وافوض امری الی الله
قاضی شرع شریف
[illegible]
[illegible]
رسول الله [illegible]
یا حی یا قیوم

۸۳

التوکل علی اللہ الملک المبین
وافوض امری الی اللہ
قاضی شرع بخارا میر سیف الدین
۱۲ ۸۹

۸۶

باوا نقشت دودمان سالم
وافوض امری الی اللہ
مفتی شرع بخارا محمد عالم
۱۲۹۹

۸۴

حکم قضا چو قضا ایا قبول شد
وافوض امری الی اللہ
عبد الحکیم قاضی شرع رسول شد
۱۲ ۸۶

۹۴

شد از الطاف خداوند حمید
وافوض امری الی اللہ
قاضی شرع بخارا سید حمید
۱۲ ۹۹

۸۵

شد ز الطاف کریم لایزال
وافوض امری الی اللہ
خادم شرع بخارا سید جلال

۹۲ سواہیر علا کچی بخارای شریف

یا حفیظ یا حفیظ
اخوند بالله ۹۵ ۱۲
ملا ابن ملا خواجہ
اخوند صوفی خواجہ عبد الضعیف

اشتہار واجب الاظہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمارے چونکہ سوالات ذیل نمبر اول کا بھی جواب دیں اور دس کے بدلے لی جواب ہم سے مبلغ سو روپیہ انعام لیں اور اگر جتنی سوالات نمبر دوم کے جوابات نمبر سوا اجماع و قیاس فقہی کے صرف قرآن و حدیث سے ثابت کر کے پیش کریں گے تو ہم جانب فی آیت ... فی حدیث ... دس الخ

خالص کی انعام دینگے اور مثل مشتہر صاحب کے وعدہ خلافی نکرینگے۔

سوال نمبر۱

ل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بوقت رکوع کرنے اور سر اٹھانے
ہمیشہ رفع یدین کرنا کسی آیت قرآن وحدیث صحیح سے جواب دو
م آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں ناف سے اوپر بلکہ سینے
اوپر ہمیشہ ہاتھ باندھنا کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو
م آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں آمین بالجہر ہمیشہ کہنا کسی
ت قرآن وحدیث صحیح سے جواب دو چہارم حدیث قرات خلف
م کی بعد نزول آیت اِذَا قُرِئَ القُرآن الخ کے مروی ہونا کسی
ت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو پنجم آنحضرت صلی اللہ علیہ
لم یا حق تعالے کا ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید شرعی کو منع کرنا
آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو ششم کتاب وسنت
قیاس یا اجماع کا حرام ہونا کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے
ب دو ہفتم تین طلاق یکبار بدون حلالہ کرنے کے عورت کا نکاح
ر اول سے کر دینا کسی آیت قرآن وحدیث سے جواب دو۔
شتم ائمہ اربعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ و داؤد ظاہری وابن حزم
ی شوکانی زیدی کی تقلید کرنا کسی آیت قرآن وحدیث صحیح سے جواب
یر کسی عذر شرعی کے جمع بین الصلاتین کرنا۔ یعنی ظہر وعصر کو ایک ساتھ
ب وعشا کو ایک ساتھ پڑھنا کسی آیت قرآن وحدیث صحیح سے جواب
احادیث صحاح کا کتب ستہ میں منحصر ہونا اور انکے دوسری
ی حدیث کو غیر مشہور سمجھنا کسی آیت قرآن اور حدیث سے جواب دو
م اس زمانہ پر شور وفتن میں ہر شخص عامی کا قرآن وحدیث پر بلا تحقیق
یا اور ... انکو حکم دینا کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو

دوازدہم جو حدیثیں امام اعظم رح کو بسند صحیح تابعین یا صحابہ رضی اللہ عنہم
اجمعین کے واسطے سے پہنچی ہوں انکو بروایات رجال غیر تابعین کے ضعیف
اور مخدوش سمجھنا کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو چہاردہم
علماء حرمین شریفین اور جو لوگ انکے پیرو ہوں اور کل مقلدین کو مشرک
اور بدعتی کہنا اور غیر مقلدین کو موحد و مومن سمجھنا کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح
سے جواب دو

سوالات نمبر۲

اول کسی لامذہب کے پیٹ میں چوہا مر ہوا نکلا اور اس کے پیٹ میں سوراخ ہو گیا ہے
اور اسی سے اس نے نمازیں پڑھی ہیں تو کتنے دنوں کی نمازیں [illegible]
حدیث صحیح سے ارشاد ہو کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو
دوم کسی شخص نے اپنے غلاموں سے یہ کہا [illegible] اس
قول سے کون کون آزاد ہوگا کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو
سوم [illegible] یا [illegible] سے تجدید
وضو یا غسل یا مسح اس [illegible] ہوتا ہے یا نہیں کسی آیت قرآن اور
حدیث صحیح سے جواب دو چہارم [illegible] کا دعویٰ [illegible] سے
یا نہیں کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو پنجم جس کے ایک
جانب [illegible] ہو جاویں دونوں کا دعویٰ فرض ہے یا ایک [illegible]
نفس ارشاد ہو کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو ششم
وضو [illegible] سوراخ میں پانی پہنچانا غسل میں ضروری ہے یا نہیں
کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو ہفتم مجرد [illegible]

...ں التقاء ختانین سے غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں کوئی اور شرط مشروط
...کسی آیت قران اور حدیث صحیح سے جواب دو۔ ششم نفس الولادت سے
...سل واجب ہوتا ہے یا نہیں اور اسیطرح وطی زن جنیہ اور جماع خنثی اور وطی
...ہ صغیرہ غیر مشتہات موجب غسل ہے یا نہیں کسی آیت قران اور حدیث
...صحیح سے جواب دو ہفتم قرات انجیل کا حالت جنابت مین کیا حکم ہے کسی آیت
...قران اور حدیث صحیح سے جواب دو ہشتم دباغت سے جلد خنزیر و مردہ موش بھی
...ک ہوجاتینگی یا نہیں کسی آیت قران اور حدیث صحیح سے جواب دو یازدہم
...س قدر فصل و بعد سے تیمم جائز ہوگا کسی آیت قران اور حدیث صحیح سے
...اب دو دوازدہم عورت صاحب نفاس کو کبھی بعد انقطاع نفاس
...قت بغیر تیمم جائز ہے یا نہیں کسی آیت قران اور حدیث صحیح سے جواب دو
...سیزدہم مقطوع الیدین والرجلین ومجروح الوجہ کا کیا حکم ہے بلا وضو نماز
...ے یا مسح یا تیمم کرے کسی آیت قران یا حدیث صحیح سے جواب دو چہاردہم
...جکو پانی اور مٹی پاک میسر نہو وہ کیونکر نماز پڑھے کسی آیت قران اور حدیث صحیح
...سے جواب دو پانزدہم عورت و مرد دونوں توام پیدا ہوئے انکے احکام
...ں کیا صورت ہے کسی آیت قران اور حدیث صحیح سے جواب دو۔ شانزدہم
...ر کوئی شخص دریا یا تالاب کے پانی میں پاخانہ پھرے تو بھی اس کی بغیر قیاس حدیث
...منع لبول فی الماء الراکد کے ارشاد ہو کسی آیت قران یا حدیث صحیح
...سے جواب دو۔ ہفدہم جب آدمی سوتے سے جاگے اور بڑا مٹکا پانی کا زمین
...میں گڑا ہوا ہے اور چھوٹا کوئی برتن نہیں تو وضو اور طہارت کیونکر کرے کسی آیت
...قران یا حدیث صحیح سے جواب دو ہژدہم جو پانی کہ لید یا گوبر کے کنڈوں سے
...گرم کیا ہوا اس سے وضو جائز ہے یا نہیں کسی آیت قران یا حدیث صحیح سے
...جواب دو نوزدہم جو روٹی کہ لید یا گوبر کی پکی ہو کھانا اسکا جائز ہے یا نہیں
...کسی آیت قران یا حدیث صحیح سے جواب دو بستم جن کمہاروں اور ...گروں کی مٹی
...لید اور گوبر کے ساتھ آگ دیگئی ہو جیسا کمہاروں کا دستور ہے استعمال انکے برتنوں
...کا جائز ہے یا نہیں کسی آیت قران یا حدیث صحیح سے جواب دو بست و یکم

حسب شرائط مذکورہ ان مسایل کے جوابات لکھنے میں اسقدر مہلت دیجاتی ہے
کہ اپنے تمام برادران غیر مقلدین سے بھی خاطر خواہ مدد لیں اور جواب باصواب
دیں ورنہ اس آیۂ کریمہ کے مورد میں انکو داخل کرنا پڑیگا ام لھم شرکاء شرعوا
لھم من الدین ما لم یاذن بہ اللہ ترجمہ کیا انکے شریک ہیں اور جو
راہ نکالی ہے انہوں نے انکے لئے دین کی جسکا حکم نہیں دیا اللہ نے۔

مسئلہ اکتیسواں ان غیر مقلدوں کے اکثر عقائد اور اعمال اہل سنت
جماعت کے بالکل مخالف ہیں کہ بعض مسایل مخترعہ و احکام مبتدعہ انکے موجب
کفر ہیں جیسے مسئلہ نماز اور بعضے موجب فسق و ابتداع ہیں کہ تفصیل انکی موجب
تطویل ہے۔

السائل

جناب فیضمآب پیر روشن ضمیر سید ابو علی شاہ بغدادی

توبہ نامہ

بعد حمد و صلوٰۃ کے میں محمد شفیع ابن نائب محمد ابراہیم صاحب مرحوم
اہل سنت و جماعت کی خدمت شریفہ میں عرض پرداز ہوں کہ میں آج تک بسبب
بادیہ ضلالت میں حیران و سرگردان تھا۔ اب بفضلہ تعالیٰ شانہ رہا ہو کر
غرہ دسویں ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۳۰۳ ہجری روز سہ شنبہ وقت ظہر مسجد
جامع اہل سنت و جماعت توبہ کیا ہوں۔ اور داخل زمرہ اہل سنت و جماعت
ہوا ہوں جو لوگ کہ معتقد تقویۃ الایمان کے ہیں رسول پاک محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں بے ادبی کرتے ہیں اور ایسے بے ادبی
کے کلمات کہتے ہیں یا جو کفر ہیں کوئی شخص ایسا اعتقاد رکھے یا ایسا اعتقاد

کفر وقت کریا اس کی تاویل کرنے والے کو کافر سمجھے وہ بیشک کافر
ہے اور دائرہ اسلام سے باہر کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب
میں صراحتاً یا کنایتاً یا اشارۃً سب و توہین کرنا کفر ہے۔ اور اس کافر کی حمایتی
بھی کافر ہے چنانچہ سب و توہین کے کلمات جو تقویۃ الایمان اور انکی دوسری
کتابوں میں بہت سے ہیں مگر چند عقائد جو ذیل میں تحریر ہوئے ہیں وہ انکے
کفر پر دلالت کرتے ہیں تاکہ سب اہل سنت و جماعت کو معلوم ہو

١ اللہ تعالے عرش پر بیٹھا ہے اور دونوں قدم کرسی پر رکھے ہیں
٢ خدائے تعالے کا جھوٹ بولنا ممکن ہے
٣ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے بھائی کی عزت کہتے ہیں
٤ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چمار سے نسبت دیتے ہیں۔
٥ حق تعالے جسکو چاہیگا ہمارا شفیع بنا دیگا۔
٦ کروڑوں نبی ولی جن جبرئیل حضرت سا بنا دیگا۔
٧ حضرت حیات النبی نہیں ہیں۔
٨ حضرت کے روضہ مبارک کو توڑ دینا ہے
٩ حضرت مر کے مٹی میں مٹی ہوگئے۔
١٠ حضرت کو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ سنتے ہیں
١١ حضرت کی فقط زیارت سفر کرکے جانا شرک ہے
١٢ حضرت کا نام نامی و اسم گرامی اذان میں آیا تو شکر بوسہ دینا اور آنکھ پہ
رکھنے کو کفر جانتے ہیں
١٤ جشن میلاد شریف کو اور اس کھانیکو بد اور بدعت جانتے ہیں
١٥ محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرک کہتے ہیں
١٦ حضرت کو ایکبار کے بھی غیب داں جاننا شرک ہے
١٧ حضرت کے روضہ مبارک روبرو عاجزی و ادب بجا لانا او خضوع
و خشوع سے زیارت کرنا شرک ہے

١٨ حضرت اور دوسرے انبیا اللہ تعالے کے روبرو ذرہ ناچیز سے کمترین

١٩ حضرت کو یا محمد یا رسول کرکے کہنا شرک ہے

٢٠ حضرت کے فاتحہ کی کھانا کھانا حرام ہے

٢١ حضرت کے آثار شریف اور موئے مبارک کی اور قدم شریف کی اور نقشہ نعلین شریف کی مذمت کرتے ہین اور بد جانتے ہین۔

٢٢ دلائل الخیرات کے کتاب کے پڑھنے کو بد جانتے ہین یہانتک کہ نجد کی دلائل الخیرات کے کتب کو جلا دیا ہے

٢٣ حضرت اللہ تعالے کے نور سے ہین اور تمام عالم حضرت کے نور سے ہین کرکے جاننے کو بد اور شرک جانتے ہین

٢٤ سب افعال اور اقوال آنحضرت کے محمود نہین ہین کرکے کہتے ہین

٢٥ صحابہ علی الخصوص خلفاء راشدین کے نقل سے منکر ہین

٢٦ اماموں کی جناب مین بھی بے ادبی کرتے ہین اور بے لحاظ کہتے ہین علی الخصوص سلطان ائمہ سراج الامت امام ابوحنیفہ الامام الاعظم رح علیہ کی اہانت کرتے ہین

٢٧ مذاہب اربعہ کے منکر ہین اور اپنے کو محمدی کہلاتے ہین

٢٨ قرآن و حدیث کے معنی اپنی طبیعت سے کرتے ہین

٢٩ اور علماء ان مانتے ہین منکر ہین اجماع اور قیاس کے

٣٠ مقلدین کو مشرک و بدعتی کہتے ہین

٣١ اماموں سے ایک کی تقلید نہین کرتے بلکہ شتر بے مہار کے طور پر چلتے ہین

٣٢ فقہ حنفیہ مین ادلہ اربعہ سے جامع ہے اسکو مخالف جانتے ہین

٣٣ صوفیہ کرام کے منکر ہین اور انکو برا جانتے ہین

٣٤ اولیاؤں کی قبور کے زیارت کو سفر کرنا بد جانتے ہین حالانکہ عبادت ہے

٣٥ میت کی ادراک اور سمع کے منکر ہین

٣٦ استمداد حضرت سے یا اہل قبور سے خواہ دور ہو یا نزدیک شرک کہتے ہین

الہام کو خیال دل کہتے ہیں
بیس رکعت نماز تراویح کی پڑھنے کو بدعت ضلالت جانتے ہیں
مولود کے ثواب رسانی میں ثواب جب ہی ہوجانا [illegible] تعیین سے
یا غیر یقینی سے بد جانتے ہیں

[illegible]ے اور بھی عقائد ایسے ہیں کہ جنکا تفصیلی بیان غیر ممکن ہے سوائے انکے
[illegible]یات جنکو کبھی بہشت سے کلیات انکے مذموم ہیں پس کوئی شخص
[illegible]قید مذکور رکھتا ایسے معتقد کے حق میں کیا بیشک کافر ہے اور سب ایسا
[illegible] کیا ہوں اور میرے اعتقاد تھے اور اب یہی کہتا ہوں کہ ایسا عقیدہ
[illegible]کھنے بیشک کافر ہے اور دائرہ اسلام سے باہر جسکا معتقد ہووے یا
[illegible]میں سے ایک کا معتقد ہووے اسکا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا فقط یہ
[illegible]سند اہل سنت وجماعت کو معلوم ہوئے اور آئندہ میرے سے
[illegible]ب اعتقاد رکھنے اور مجھکو وہابیہ کے نام سے مشہور کرنے خود
[illegible]ھتا ہوں اور مطلع کرتا ہوں تا آئندہ کوئی مجھے وہابیت طرف منسوب
[illegible]کرے اعاذنا اللہ من ذالک بحرمت النبی وآلہ الامجاد۔

دستخط

محمد شفیع بن نائب محمد ابراہیم صاحب مرحوم ۸ ماہ مارچ سنہ [illegible]
[illegible] تحریر نامہ پہلے بنگلور میں چھپا تھا لیکن اس کی ضرورت سمجھکر بعض کے
[illegible] مسلمان اس گمراہی سے بچیں اور سیدھے راستہ پر آجاویں اسکا
[illegible]سنیوں کم تر ہیں تھا کیا کہ علمائے دین قاضی سراج الدین احمد [illegible]
[illegible]ر و فساد اسکے دوبارہ چھپواکر مفت تقسیم کیا اسیطرح خداوند تعالے
[illegible]سب مسلمانوں کو یہ نیک توفیق عطا کرے کہ وہ سب [illegible] طرح اپنے
دین کے مددگار رہجاویں اور اپنے دین کی کتابیں ہر زبان میں چھپا کر
مفت تقسیم کریں ۔ اگر کوئی صاحب ان مسایل میں شک کریں کہ یہ عقیدہ
ہمارا نہیں ہے تو خاموش نہ رہیں بلکہ چھپا کر اسیطرح مشتہر کردیں

کرہا یہ عقیدہ نہیں ہے اور حضرت اس وقت میں یہی ہے کہ دل و جان سے کل اہل
اسلام کو یہ جھگڑا چھوڑ کر اور اتفاق کر کے ایک دل ہونا چاہیے تو بیشک اللہ تعالیٰ سے جزا خیر
دارین کو تفضل نما بلغت و رسالہ اگر یہہ کام نہ کیا تو رسالت کا کوئی حق نہ ادا کیا
یعنی دعوت اسلام کر کے خدا کے راستہ پر نہ بلایا تو کوئی کام نہ کیا فقط

فتوے از علماے پشاور

حامداً مصلیاً والسلام علی من اتبع الہدی

اعلان و اطلاع عام بنام جملہ علماء حنفی و ملکان و جمیع مسلمانان شرع دین مبین
کرنی مابین علماء عصر ہذا در کفر مستحل حرمت تنباکو کشیدن دخان اور اختلاف
واقع شدہ بعد از ملاحظہ کتب معتبرہ بحجت رسید کہ در بعض کتب روایات
اباحت و در بعض کراہیت و در بعض حرمت است علماء پنج در اباخیل و پتہ امری
و کمال زری و سدم و پتہ رز و ہشتنگر و ختک در موضع شریف اسوٹہ مکان عالیشان
فیض نشان ملا صاحب اسوٹہ بروز جمعہ بتاریخ ۲۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۲ھ حاضر آمدند
و بروز شنبہ علما رستہ جات مذکورہ بموضع موصوف اتفاق کردند کہ مصر و مستحل
تنباکو مستحق ملامت است لکن تکفیر گفتنہ کار راست نیست و جنازہ برو میشود و منع خصومت و زن برو
طلاق نمی گردد از یں باعث کہ حرمت تنباکو کشیدن و خائیدن او مختلف فیہ است
و حکم مختلف فیہ عدم کفر مستحل است و ایں عقیدہ اہل سنت و جماعت است
و ہر کہ معتقد کفر مستحل و مصر تنباکو کشیدن و خائیدن باشد از دائرہ
اہل سنت و جماعت خارج است

۱ پشاور — قاضی غلام محی الدین

۲ — خادم شرع ملا فاضل شاہ

۳ — العبد حاجی غلام جیلانی خلف ملا ... صاحب مرحوم

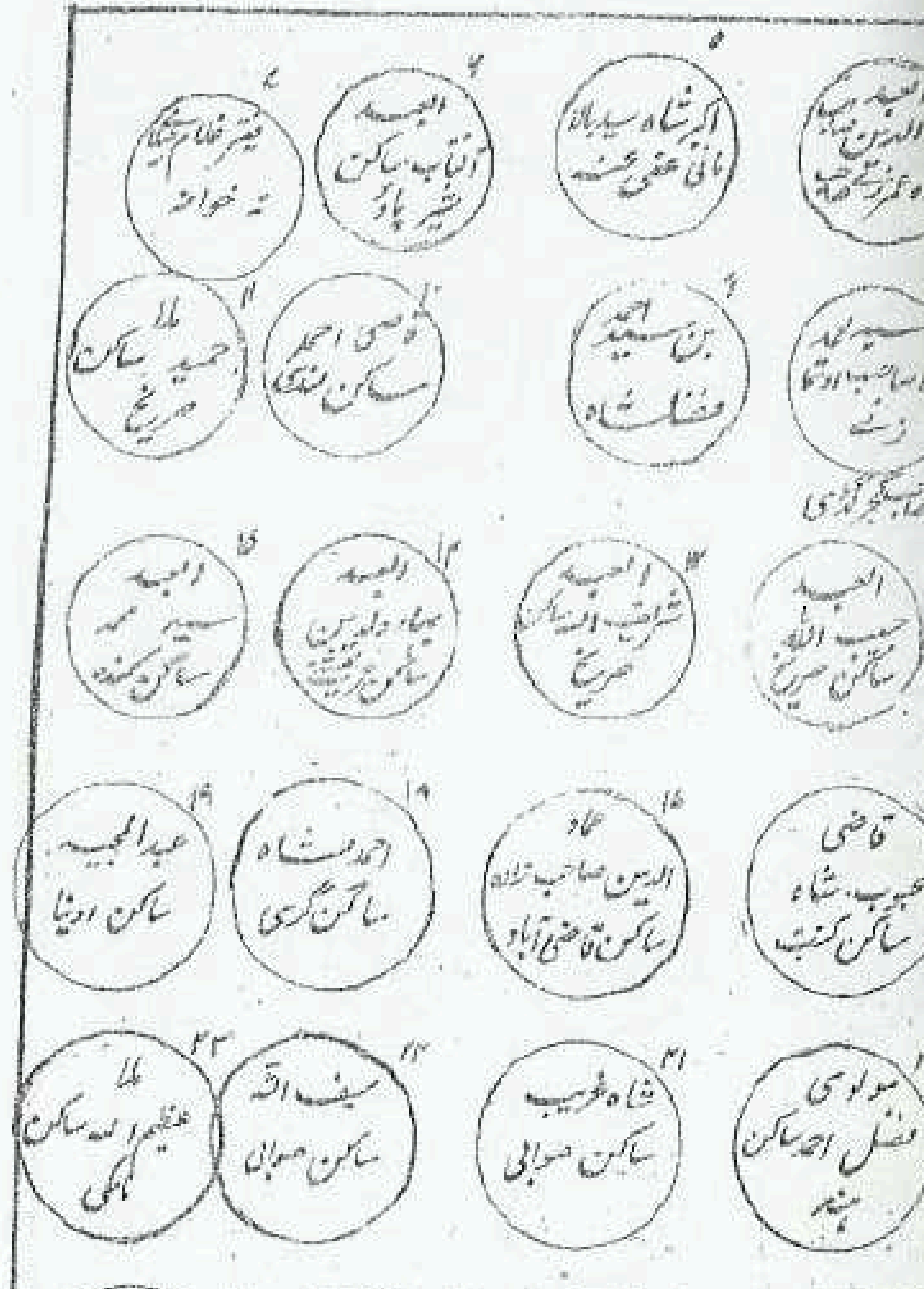
العبد
ملا
قاضی
سیف الله
ساکن

۲۸ ملا رضوان الله ساکن دہوتی

۲۹ قاضی فضل محمود ساکن دہوتی

۳۰ ملا حبیب ساکن نیتو جبلے

۳۱ ملا نعمان ساکن تودہ

۳۲ ملا عبد الرحیم ساکن شیخ جانا

۳۳ قاضی غلام محمد ساکن ملندری

۳۴ ملا سید عالم ساکن ششیر مخشہ

۳۵ سید اکبر ساکن ششیر مخشہ

۳۶ حافظ مرمندی ساکن ہوتی

۳۷ حاجی احمد علی

۳۸ ملا عبد الرحمن ساکن رالی

۳۹ ملا زائد الله ساکن تمنت

۴۰ قاضی سید نور ساکن ساکن توردو

۴۱ ملا فضل قادر ساکن ترنگزی

۴۲ ملا حمید الدین ساکن ترنگزی

۴۳ ملا فضل احمد ساکن عمرزی

۴۴ ملا عبد الہادی ساکن اوتمانزی

۴۵ لالہ صاحب تتند حاد

۴۶ ملا غلام نبی ساکن کاکڑ

۴۷ ملا محمد لطیف ساکن یارمین

۴۸ ملا میر محمد ساکن اسپیلالہ

۴۹ ملا عبد الله ساکن سنگوی

۵۰ ملا سعادت ساکن نودہ

۵۱ ملا میر محمد ساکن تودہ

۵۲ ملا رحمت شاه ساکن شیوه

۵۳ ملا حمید الله ساکن شیوه

۵۴ ملا غفران ساکن شیگون

۵۵ مولوی صاحب کل المدعون [illegible]

۵۶ ملا لطیف ساکن یار حسین

۵۷ محمد ساکن سرجن آبری

۵۸ ملا محمود ساکن باریک آب

۵۹ المسمی ملا صاحب کرباید

۶۰ باغی شاه ساکن شیوه

۶۱ ملا محمد حسن ساکن پچی

۶۲ عبدالقدیر صاحبزاده صاحب ساکن ترند شریف

۶۳ ملا محمد نور ساکن تیراهی پایان

۶۴ ملا عبدالقدوس ساکن گجرات

۶۵ ملا شیوه وریوحی ساکن تجگری

۶۶ ملا فضل احمد ساکن ازتنانزی

۶۷ قاضی حضرت شاه ساکن اما[illegible]

پسر ملا صاحب اسوشه

۶۸ مظهر لطف الحمید الله

این همه علماء کرام عظام از شهر پشاور زنده تر جناب اند زبان درخشان
جناب صاحب علیه الرحمه دعا گفت جنازه حکم کشش دیگر نشنیده ام مگر انکار
حکم حرمت سیف سودند ماشر

اشتہار بنا بعثت ایشان از حرام شیخ حجیم حاجی شہ

سید سنی رحمۃ اللہ علیہ

حاجی
فقیر سید سنی

نقل خط از جناب صاحبزادہ صاحب حافظ عبد الخالق زاد رتبہ
کہ بنامے شہر ہائے روزگار عالمیت دارسہ سجادہ نشین جناب محبوب سبحانی
سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز حضرت شیخ سید سلمان افندی کا
زادہ و جنتہ کہ در بغداد شریف سکونت دارند بحجت ارشان این خط تحریر شدہ بجد
اشتہاد و شرطیفہ برائے مسکین در بمبئی رسید استفسار این خط را واضح نمایند رسالہ
مطبوعہ مرسول شد دہمین خط مع مہر جناب ابوبکر آخوندزادہ صاحب مع دستخط ملا
صاحب پاس اعنی محمد عالم موجود ہست

عقاید حنفیہ

نحمدہ اللہ ونصلی علی حبیبہ وآلہ واصحابہ اجمعین

ذات اللہ تعالے واحد لاشریک جامع جمیع صفات کمالیہ ذاتیہ ازلیہ کا مکان
وزمان وجہت وانسے مستقر بر عرش و امکان اتصاف بکذب وجہل وخلاف وعدہ
سے منزہ ومبرا ہے اور حلول فی الشئے واتحاد وباشی سے مقدس نافع اور ضار بالذات
سوا اس کے کوئی نہیں فاعل اور موثر حقیقی وہی ہے ۔ حی ۔ علیم ۔ قدیر ۔ مرید ۔ مکون
سمیع ۔ بصیر ۔ متکلم ۔ اور اس کے صفات کمالیہ ذاتیہ کی حد و نہایت کوئی نہیں
لیس کمثلہ شئے کہ خدا کی ذات وصفات جیسی کسی کی ذات وصفات نہیں یعنی ذاتی ازلی
دوم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رسول ثقلین ہیں اور کل عالم کو راہ

لہ یہ اصلاح کی ۱۲ اکتابیں صفحہ ۳۸۵ پر لکھی ہوئی موجود ہے

…ت کے ارشاد فرمانے واسطے - اور نبوت آپ کی عالم ارواح میں ثابت
…خلق بجمیع اخلاق اللہ تعالیٰ سے موصوف بجمیع صفات کمالیہ باری تعالیٰ سے
…ہے آپ بلکہ محض عنایت اور رحمت سے سوائے وجوب اور قدم ذاتی کے
…پنچے صفات کمالیہ کی کوئی حد و نہایت نہیں

…مکارم اخلاق ہیں۔ جوامع الکلم اور مفاتیح خزائن الارض آپکو عطا ہوئے تھے
…لی صفت بالیت الرجات والاذن سب کیلئے ثابت ہے مشارق الارض
…مغارب آپ پر پیش ہیں اور عقائد اور اعمال امت کو بطور رسالت مشاہدہ کیا
اعمال امت آپکے حضور میں پیش کئے جاتے ہیں۔

…اصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب عدول و ثقات واجب التعظیم ہیں بجز
…ت کے کسی کو کوئی حال بیان کرنا شایاں نہیں۔

…خلافت راشدہ نبوت بعد آپ کے تیس (۳۰) سال تک رہی - اور مراتب
…خلفاء راشدین بہ ترتیب خلافت ہیں۔

…استمداد و استعانت انبیاء و اولیاء سے حیات میں و بعد از انتقال جائز ہے مگر غیر
…کو شریک خدا نہ جانے۔

…تقلید ایک امام کی ازروئے شرع واجب ہے۔

…حنفی کو امام اعظم علیہ الرحمۃ کے مذہب پر چلنا واجب ہے۔

…م ایک مسئلہ میں اگر روایت مفتی بہ اپنے امام کی اور حدیث صحیح بخاری وغیرہ
…ظاہراً متخالف پیدا کرے تو حنفی کو عمل بر روایت امام اعظم علیہ الرحمۃ
…واجب ہے کیونکہ روایت امام ہمام کی مطابق آیت و حدیث صحیح کے ہے
…ا امام صاحب اور ان کے تابعین سلف صالحین جواب حدیث متخالف کا
…ے چلے ہیں چنانچہ رسائل میں بھی بیان ہوگا۔

…یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و یا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ بعد وفات
…ازالت حالیہ سے کہنا جائز ہے اور مرتبہ ولایت غیر نبی درجہ نبوت نبی سے
…نے ہے

…غیر مقلدین اور باقی اہل بدعت وہابیہ روافض خوارج نیچری وغیرہ

سے شریک جماعت و مجالس خاصہ اسکے ہونا ناجائز ہے اور ایسا ہی اوسکو اپنی
اپنی جماعت و مجالس خاصہ میں باعلم خود شامل کرنا ناجائز و بد لاعلمی اور بے اختیاری
سے شمول اس کا یا اوسکا سے تئیں ہے

هذه عقائد آبائنا الابرار و لغير حين و قدماء رحمهم الله المقربين في
دار الحبور و هو صراط مستقيم و صدق هذه العقائد مدلله بالآيات
والاحاديث واقوال الائمة الصالحين و نتائج هذه العقائد قد كانت
ما تنفي الخلافيات في الاصل فهذه شجرة طيبة اصلها
ثابت و فرعها في السماء تؤتي اكلها كل حين فان بقي في قلب
الناظر خطرة خلاف هذه فعليه ان ينظر في الكتب
المطولة او يسمع من الناظرين فيها —

حرره الفقير غلام قادر عفي عنه

فتویٰ علماء رامپور کا مسائل ذبیحہ وہابیان دہلی وغیرہ کے رد میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی شخص نے نذر مانی کہ
اگر میرا کام میرا ہو تو ایک بکرا شیخ سدو کے نام کا ذبح کرونگا اتفاقاً وہ کام مشیت
ایزدی سے ہو گیا الآن اس شخص نے موافق اپنے کہنے کے ایک بکرا اپنی نیت

سو یہ فتویٰ اسلام کی ۱۹ کتابیں صفحہ ۳۸۵ تا ۳۸۷ پر بھی موجود ہے

سعدیا امام حسین دیا غوث الاعظم کے نام ذکر کے بسم اللہ اللہ اکبر
ذبح کیا پس اس بکرہ کا گوشت کہانا درست ہے یا نہیں - اور نیت تقرب
و علت ذبیحہ میں کچھ خلل ہی یا نہیں اور وہ بکرا ما اُہل بہ
میں داخل ہے یا نہیں بینوا توجروا

الجواب

بکرہ کا گوشت کہانا درست ہے اسواسطے کہ وہ بکرہ ذبح کیا گیا ہے ساتھ نام اللہ تعالےٰ
مما ذکر اسم اللہ علیہ الآیۃ اور دوسری آیت میں ولا تأکلوا مما لم
یذکر اسم اللہ علیہ الآیہ اور نیت تقرب الی اللہ پر حلت ذبیحہ چند وجوہ سے موقوف
اول یہہ کہ دونوں جگہہ آیتوں میں لفظ ذکر موصول بعلیٰ ارشاد فرمایا اور جب
علیٰ کے ساتھ ہو تو معنے اس کے ذکر لسانی کے ہوتے ہیں عنایہ شرح ہدایہ
یعنی تدل علی ان المراد بہ الذکر باللسان یقال ذکر علیہ اذا ذکر باللسان
یہہ کہ لفظ ذکر خاص ہے موضوع واسطے معنی معلوم کے اور وہ زبان سے
اور خاص اپنے مدلول میں قطعی و واجب العمل ہوتا ہے اور محتمل معنی غیر
کا نہیں ہوتا اور اس پر زیادتی اختیار احاد سے جائز نہیں چنانچہ
اصول میں یہہ معلوم ہیں پس لفظ ذکر سے نیت مراد لینا یا اخبار احاد سے
پر زیادتی کرکے نیت تقرب الی اللہ پر حلت ذبیحہ موقوف کرنا خلاف
خاص اور ناجائز ہے **تیسری** یہہ کہ اگر نیت تقرب الی اللہ پر حلت
موقوف ہو تو لازم آتا ہے کہ ذبیحہ قصابوں کا جو بہ نیت تجارت ذبح کرتے
اور ذبیحہ دون عوام کا جو نیت تقرب الی اللہ نہیں جانتے حرام ہو جاوے
میں حرج عظیم ہے چوتھی یہہ کہ فتاویٰ سراجیہ میں ہے —
قال اذا ذبح باسم المسیح لا تحل واذا ذبح باسم اللہ واراد بہ المسیح تحل میں
نیت معتبر ہوتی تو چاہیے تھا کہ ذبح ثانیہ بھی حلال نہوتا اور تفسیر کبیر
صریح ہے انما کلفنا بالظاہر لا بالباطن فاذا ذبحہ علی اسم اللہ

ورد بہ ان یحیل بکلا سبیل لنا الی الباطن اس سے صاف ظاہر ہوا کہ
نیت کا اس بارہ میں کچھ اعتبار نہیں بلکہ اعتبار صرف ذبح زبان سے کہنے
کا ہے پس اگر وقت ذبح اللہ کے نام کے ساتھ غیر اللہ کے نام کو شامل کرے اور زبان
سے کہے تو ذبیحہ حرام ہو جاتا ہے اور اگر قبل وقت ذبح کے یا بعد اس کے
زبان سے کہے تو کچھ مؤثر نہیں ہدایہ میں ہے والثالثۃ ان یقول مفصولا عنہ صورۃ
ومعنی بان یقول قبل التسمیۃ قبل ان یضجع الذبیحۃ او بعدہ وهذا لا
باس بہ الخ اور وہ بکرہ یا مرغ جو بغیر اللہ میں داخل نہیں اسواسطے کہ معنی الاہلال
کے رفع الصوت ہیں صراح میں ہے اہلال الملبی اذا رفع صوتہ فی التلبیۃ
واهل بالتسمیۃ علی الذبیحۃ ومنہ قولہ تعالی وما اهل بہ لغیر اللہ ای
نودی علیہ بغیر اسم اللہ واصلہ رفع الصوت اور رفع الصوت عند الذبح
معتبر ہے چنانچہ تفسیر بیضاوی میں ہے وما اهل بہ لغیر اللہ ای رفع بہ الصوت
عند ذبحہ للصنم اور اس بکرہ پر ذبح کے وقت خدا کا نام لیا گیا ہے اور یہ
پہلے معلوم ہو چکا کہ نیت کو اس بارہ میں کچھ دخل نہیں پس وہ بکرہ ما اهل بہ
لغیر اللہ میں داخل نہ ہو اور اسکی گوشت کھانا جائز ہوا چنانچہ تفسیر احمدی میں اسی
قول کے ذیل میں ہے ومن ههنا علم ان البقرۃ المنذورۃ للاولیاء
کما هو الرسم فی زماننا حلال طیب لانہ وان کانوا ینذرونها لہم
لکن لم یذکر عند الذبح الا اسم اللہ انتہی اور مولوی اسمٰعیل صاحب
دہلوی نے جنکو وہابی لوگ بہت مانتے ہیں رسالہ تحقیق ذبیحہ میں لکھا ہے
اگر نذر کند پس نذر اگر گوشت واقع آن گوشت حلال است بیانش آنکہ
مثلا اگر شخصے نذر کند کہ اگر فلان حاجت من برآید اینقدر نیاز حضرت سید احمد
کبیر میکنم و اینقدر طعام نیاز ایشان مردم را بخورانم اگرچہ درین نذر گفتگو ست
لیکن طعام حلال است اگر مشرک برائے بھوانی کبوترے یا گنجشکے بگذارد یا
بنام شیو سگے را نہاید مہمان کبوتر یا گنجشک را مسلمانے شکار کردہ بخورد حلال است
وهمچنین است حال بجا باشنی کہ ازین نام قبل ذبح اعلان نشدہ انتہی افسوس علم ہی
گیا اگر کوئی بغیر ملت والا ہو جیسے کہ نذرانہ بکرے جو سیتلا پر چڑھائے جاتے ہیں

ور بعد اس کے قصاب لوگ ذبح کرتے ہیں اور بیچتے ہیں اور سب مسلمان ان
سکو کھاتے ہیں اگر یہ گوشت حرام ہے تو کیا کھانے والے ہیں اور اگر حلال ہے
کیا وجہ ہے فتنہ کو بینوا توجروا واللہ اعلم بالصواب

مولوی محمد فضل حسن	الجواب صحیح والمجیب نجیح	صح الجواب
الدعی مظفر الحسن	مولوی محمد عبد العزیز عفی عنہ	مولوی [illegible]
الجواب صحیح	ذالک کذالک	ہذا الجواب صحیح
مولوی نادر الدین	مولوی سید محمد ضیاء الحق	مولوی حبیب احمد عفی عنہ

ہذا الجواب صحیح بلا ریب — ہذا ہو الحق وما الحق احق بالاتباع
مولوی سیف الدین — مولوی محمد یعقوب علی عفی عنہ

القیت الخامس اولہا الی الآخر عندی مقبول من اللہ ... المفضل
کل ما فیہا صحیح وعلیہ الاتفاق — مولوی محمد تقی الحسن

ہذا الجواب صحیح بلا ریب	ہذا الفتوی صحیح عندی	الجواب صحیح والمجیب مصیب
مولوی محمد مسعود	مولوی سلطان محمد	مولوی عبد الحق

اشتہار واجب الاظہار

واضح ولائح ہو کہ اصل منقول عنہ اس فتوے کا شہر مصطفےٰ آباد عرف
رامپور میں مطبوع ہوا تھا چونکہ آجکل اس مسئلہ میں وہابیہ نجدیہ اسعید و اسحاقیہ
نے جابجا شور و غل مچا رکھا ہے کہ ایسا ذبیحہ مردار ہے اور کرنیوالا ایسے ذبح
کا مرتد اور مشرک ہے لہذا اس کمترین اضعف عباد اللہ ابن ثناء اللہ ساکن
آباد نامی کی مسنٹری سے نقل کرکے حال واسطے ... نے اس مسئلہ کو
چھپوایا تاکہ اپنے بھائی مسلمان سنت والجماعت وہابیوں کے دھوکے میں
نہ آویں اور حلال طیب کو حرام نہ سمجھیں وصلی اللہ تعالےٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد
خاتم الانبیاء والمرسلین شفیع المذنبین فی الدنیا والدین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

مسئلہ تین دفعہ دینے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں

اول مسئلہ طلاق بدون حلالہ کے مندرج اول پر حلالہ نہیں ہو سکتی اور بغیر حلالہ حلالہ کے نکاح اسکا پہلے خاوند کے ساتھ جائز کرتا ہے وہ منافق ہے اور باغی دو ہو کر باز خدا کا

یہ مسئلہ کثیر الوقوع ہے اور عوام الناس اس بلا میں پڑ گئے ہیں جاہل نادان جب غصہ میں آتا ہے اور زوجہ کیساتھ کسی بات میں تکرار کرتا ہے اور رفتہ رفتہ نوبت بجنگ پہنچتی ہے تو تنگ آ کر عورت کو تین طلاق دیدیتا ہے۔ اور بعضے جاہل زبانی تین طلاق نہیں بولتے مگر نویسندہ کو کہدیتے ہیں کہ طلاق نامہ لکھدے نویسندہ بے علم ہوتا ہے اسکو مسئلہ کی تحقیق نہیں وہ از طرف خود بطمع زر دو بات لکھدیتا ہے اور تین طلاق لکھکے عورت حرام کر دیا ہے۔ بعد چند روز کے جب درمیان خاوند و جورو کے صفائی ہو جاتی ہے اور اپنے کئے پر نادم پشیمان ہوتے تو از سر نو خواہان نکاح کے ہوتے ہیں جب کسی عالم حنفی کے پاس جاتے ہیں اور کاغذ طلاقنامہ کا دکھاتے ہیں تو عالم حنفی در جواب کہتا ہے کہ اب نکاح تمہارا بدون حلالہ کرانے کے جائز نہیں ہو سکتا بعضے جاہل مارے شرم کے حلالہ کا نام سنکر گھبرا جاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کوئی ملا گندہ ناشرم کسند جائز کہدیوے تو ہمارا مطلب حاصل ہو جاوے جو بندہ یا بندہ آخر لیتے ملا کے دنیائی لالچ سے جا کر اپنا نقد دیتے ہیں اور اس سے برائے نام لکھاتے ہیں کہ اس معاملہ میں نکاح بدون حلالہ کے درست ہے اور وہ جاہل اس تحریر کو درست آ ...

تیر قرآن وغیرہ پڑھا لیتا ہے اور وہ لوگ دیہاتی بے خبر از مسائل دین ہوتے
ہیں جب فتویٰ تحریری فتوے سے دیکھتا ہے کہ الا بلا برگردن ملا وہ بھی نکاح
پڑھا دیتا ہے اور دوسرے لوگ سکتہ دیدگی ایسا معاملہ خلاف دین کے دیکھ کر
حیران ہوتے ہیں اور دور دراز سفر کرکے علماء سے استفسار طلب کرتے ہیں
علما اپنے دینے کا روبار دنیا میں مصروف ہوتے ہیں اونکو اتنی فرصت
کہاں ہر کس ہیں اسلئے کتابیں احادیث کی نکالکر تفصیل دلایل فتوے لکھیں
ہیں اگر کسی نے کچھ لکھا ہے تو بقدر ضرورت مختصر جسکو عام لوگ پورا پورا سمجھ
نہیں سکتے اور تسلی کامل نہیں ہوتی تو مجبور ہوکر خاموش ہو جاتے ہیں یہ
معاملہ کثیر الوقوع ہے اور اس مسئلہ کی تشریح مسائل جو چھپی نہیں
طلاق اور لوگ اس نکاح پڑھانے سے حرام دائمی میں مبتلا ہوگئے ہیں
اور اولاد حرام کی پیدا ہوتی ہے اسکا وبال برگردن وہابی فتوے دینے والے
کے ہے قیامت تک جتنے حرام ہوتے رہینگے سب وبال وہابی منافق
کے سر پر ہوگا - اس مسئلہ کی اصل حقیقت دریافت کرنے سے واضح ہوتا
ہے کہ جو لوگ تین طلاق کو ایک طلاق کہتا ہے وہ منافق ہے ایمان سے بے بہرہ
ہے چنانچہ حدیث عبد اللہ بن عباس رضی سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ
قایل اس مسئلہ کا منافق ہے اور یہ بات انکے منافق ہونے کی ہے دلیل واضح ہونیکی یہ ہیکہ
حدیث ہے جسکو مسلم وغیرہ نے حدیث طاؤس سے روایت کیا ہے کہ ابا صہباء نے
عبد اللہ بن عباس رض کو کہا - أتعلم انما كانت الثلاث تجعل واحدة على
عهد النبي صلى الله و ابي بكر رض وثلاثا من امارة عمر رض فقال ابن عباس رض رواه مسلم
والطحاوی وابو داؤد والنسائی -

ترجمہ بھلا تم جانتے ہو کہ حضرت صلعم کے عہد میں اور صدیق اکبر رضی کے
عہد میں اور تین سال حضرت عمر رض کے زمانہ میں تین طلاق کو ایک بنایا جاتا تھا
ابن عباس نے کہا ہاں اسکو روایت کیا مسلم وطحاوی وابو داؤد ونسائی نے

جواب

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ ایک سوال وجواب ہے جو مابین ابو الصہبا اور ابن
عباس رضہ کے واقع ہوا ہے حدیث نام ہے قول یا فعل یا تقریر حضرت صلعم کا
یا صحابی کا یا تابعی کا اس کلام میں ان تینوں باتوں سے ایک بات کا ثبوت نہیں
ارشاد حضرت صلعم کا نہ فعل نہ تقریر آنحضرت صلعم اور نہ صدیق کی اور نہ حضرت عمر
رضہ کا - بلکہ حدیث ابن عباس رضہ ہے جسکو طحاوی وغیرہ نے بسند جید بیان
کیا ہے صاف واضح ثابت ہے کہ یہ فعل منافقوں کا تھا اور اس سوال وجواب
ابو صہبا میں بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس فعل کو منسوب بسوئی حضرت
صلعم یا صدیق اکبر رضہ یا عمر رضہ نہیں کیا گیا بلکہ ایک عیب کے طور پر بیان
کیا گیا ہے کہ پہلا ان عہدوں میں ایسی کارروائی کیجاتی تھی کرنیوالے مجہول
ہیں جو قابل الالتفات نہیں اور نہ ان کا نام لیا گیا ہے مالک بن ابی بکر
رضہ حضرت ابن عباس رضہ سے راوی - جب کسی نے ان سے دریافت
کیا کہ میرے چچا نے اپنی عورت کو تین طلاق دی ہیں آپ نے فرمایا کہ تیرے
چچا نے خدا تعالی کی نافرمانی کی سو اللہ تعالی نے اس کو گنہگار فرمایا
اور اس نے شیطان کی فرمان برداری کی سو اللہ نے اس کے واسطے کوئی
طریق خلاصی کا اس بلا سے نہیں بنایا - راوی بولا کہ کوئی اس عورت کو اسطرح
حلال کرتا ہے فرمایا کہ من یخادع اللہ یخادعہ یعنے جو کوئی خدا کے ساتھ
دہوکہ کرے خدا اسکو دہوکے کی جزا دیتا ہے یہ مخادعت کا لفظ خاص واسطے
منافقوں کے ہے یخادعون اللہ یعنے وہ خدا کو فریب و دھوکہ دیتے ہیں
وما یخدعون الا انفسہم اور نہیں دہوکہ دیتے مگر اپنی جانوں کو
ان منافقوں نے بھی اس معاملہ میں بھی چاہا کہ حرام کاری اس دہوکے
میں کریں کہ ہوشمند جاہلوں کو کہا کہ ایک طلاق ہے اور ایک طلاق صریح موجب
حرمت کی نہیں ہوتی اسمیں رجوع زبانی کافی ہو جاتا ہے اس طلاق کا
اتنا حکم ہے کہ عدت میں اگر زبانی کہیں کہ میں نے رجوع کیا اور اپنے گھر
سے ہاتھ لگایا یا عورت کو مساس کرے تو رجوع ثابت ہوئی اور حاجت نکاح جدید
کی نہ ہی اگر یہ از طرف نکاح کرنا چاہیے تو نکاح جدید کر لیوے طلاق کی ضرورت

حقیقت تو یہ ہے جو بیان ہوئے مگر برائے توضیح و تشریح ترجمہ حسینی مترجم
ری و طحاوی کا لکھنا ضرور ہے کہ کاروائی اصحاب اکرام کی ضعیف ہو جاوے اور
ف طریق مسلمانوں کا جو وہابیوں نے ختنہ کیا ہے ظاہر ہو جاوے ۱۱
اوی رض نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث ابن عباس رض میں جو سوال
صہبا میں بلفظ ثم وارد ہوئی ہے یعنی طلاق ہونا ان تین طلاق وغیرہ کا تمام
کر خلاف اس نے اپنے باپ کے سوال جواب مذکورہ ابن عباس کا بیان نہیں کیا
یہ عبارت مجمل و احتمالی بیان کر کے بیان کیا کہ جو بات سنتے رہے حضرت
رض نے سب لوگوں کو جنہیں اصحاب کبار حضرت رسول کریم صلعم کے تھے
طلب کر کے فرمایا کہ۔ ایہا الناس قد کانت لکم فی الطلاق اناۃ
نہ من تعجل اناۃ اللہ فی الطلاق الزمناہ ایاہ اے لوگو ضرور تمہاری
طلاق میں خدا نے ڈھیل دی تحقیق جو شخص خدا کی ڈھیل کو طلاق میں
دی کرے گا ہم اس کی جلدی کو اس پر لازم کر دینگے۔ یہ بات کسی صحابی
جواب نہ دیا اور انکار نہ کیا سب نے تسلیم کر لیا اور سب نے تینوں زمانوں کو
ی دیکھا تھا بلکہ یہی لوگ تھے جو ان مسائل کے برتنے والے تھے دین جدید
اور باتیں معمولی خانہ داری کی شہر مدینہ منورہ میں عملدرآمد ہوتی تھی اگر فی الواقع یہ
عاملہ صحیح ہوتا اور یہ ارشاد سرور کائنات یا خلیفہ اول یا ثانی جاری ہوتا
بالضرور اور جواب اس کلام حضرت رض کے کوئی صحابی کچھ تذکرہ کرتے یا دلیل
ب کرنا پس یہ تسلیم کرنا کلیم کا بڑی دلیل شرعی ہے جس کا نام اجماع ہے
پہلی کاروائی و معمول کو منسوخ یا باطل کر دیتی ہے اس اجماع سے ثابت
ہو گیا کہ تین طلاق کو ایک طلاق قرار دینے کی دلیل شرعی کی طرف منسوب
نہیں تھا۔ یعنی آیت یا حدیث قولی یا فعلی یا تقریری حضرت صلعم
اس بارہ میں کوئی ثابت نہیں ہوئی۔ ورنہ یہ نا ممکن ہے کہ صحابہ
ہم رعیت کو طلب دنیوی معلوم ہوا اور یہ بیچ عام میں چھپایا تعجب تو یہ ہے
ریت کا جو یہ ہو۔ جو قیامت تک دستور العمل رہے گا اس محل پہ
سکوت اختیار کریں ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس کی تائید میں احادیث

مرویہ از ابن عباس کہ نفی جو معمول و فتوے اونکا تھا بیان کرنی واجب ہیں
امام طحاوی مالک بن حارث سے روایت کرتا ہے کہ ایک شخص ابن عباس رض
کے پاس آیا۔ اور کہا کہ میرے چچا نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دی ہیں
فقال ان عمك عصى الله فاثمه الله واطاع الشيطان
فلم يجعل له مخرجا سو ابن عباس رض بولے کہ تیرے چچا نے خدا کی
نافرمانی کی سو اللہ نے اوسکو گنہگار کر دیا۔ اور اوسنے شیطان کی
تابعداری کی سو اوس کیواسطے نکلنے کا رستہ نہیں بنایا گیا سو پس مالک
بن حارث نے ابن عباس رض سے کہا کہ کیف ترى فى رجل
يحلها له فقال من يخادع الله يخدعه آپ کیا کہتے ہو اوس شخص کو
جو یہ عورت اوسپر حلال کرتا ہے ابن عباس رض نے فرمایا جو خدا کو دھوکہ
دے خدا اوسکو دھوکہ دیتا ہے اور محمد بن ایاس کی مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی
عورت کو قبل اسکے کہ دخول کرے تین طلاق دے پھر اوسکو شوق ہوا کہ
ساتھ نکاح کرے پس وہ فتویٰ پوچھنے لگا۔ میں اوسکو ساتھ لیکر ابو ہریرہ و عبداللہ
بن عباس رض کے پاس لیگیا پس دونوں نے کہا کہ وہ عورت
تجھے حلال نہیں جب تک کہ دوسرے کے ساتھ نکاح نہ کر لیوے۔
وہ شخص بولا کہ میری اوسپر ایک طلاق تھی یعنے غیر مدخولہ ایک
طلاق کے ساتھ بائن ہو جاتی ہے۔ پس عبداللہ بن عباس رض
نے فرمایا کہ تمنے اپنے ہاتھ سے دوسری دو طلاق چھوڑ دیں جو زیادہ
تھی۔ یعنے اگرچہ ایک طلاق کے ساتھ بائن ہو جاتی تھی مگر تو نے
تینوں دفعہ دیدیں سب واقع ہو گئیں۔ اور معاویہ بن ابی عیاش رض
کہتا ہے کہ میں عبداللہ بن زبیر اور عاصم بن عمر رض کے پاس بیٹھا تھا
کہ محمد بن ایاس بن بکیر آیا۔ اور کہا کہ ایک آدمی اہل بادیہ نے اپنی زوجہ
غیر مدخولہ تین طلاق دے دی ہیں۔ سو اب تمہاری رائے کیا ہے
عبداللہ بن زبیر بولے کہ اس معاملہ میں ہماری قول کوئی نہیں۔ تو
عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ رض کے پاس جا کر دریافت کر

پھر ہمارے پاس آکر خبر اس بات کی دے سو وہ آدمی ان کے گیا
ان سے دریافت کیا سو عبد اللہ بن عباس رضہ نے ابوہریرہ رضہ کو
کہ اسکو فتوے دو یہ امر مشکل پیش آیا۔ ابوہریرہ رضہ نے فرمایا کہ ایک
طلاق اس غیر مدخولہ بائن کر دیتی ہے اور تین طلاق اسکو حرام کر دیتی ہیں
تک کہ دوسرے خاوند کے ساتھ نکاح کرے

والواحدة تبینها والثلاث تحرمها حتی تنکح زوجا غیره

ایسا ہی معاملہ مسئلہ عبد اللہ بن عباس و ابوہریرہ و عبد اللہ بن عمر
کے سامنے پیش ہوا جب ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی نے
زوجہ بکر کو تین طلاق دے سو سب نے جواب دیا کہ وہ تجھ پر حرام ہو گئی اور ابو سلمہ
نے بھی یہی روایت کی ہے کہ ابن عباس و ابوہریرہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص
اپنی زوجہ کو تین طلاق دیوے لا تحل له حتی تنکح زوجا غیره
یعنی حلال نہیں اسکے واسطے ہے کہ غیر کے ساتھ نکاح کرے یعنی حلالہ کرائے
سعید بن جبیر رضہ سے مروی ہے کہ کسی نے ابن عباس رضہ سے دریافت کیا
کہ جسنے اپنی زوجہ کو سو طلاق دی فرمایا تین طلاق اسکو حرام کر دیتی ہیں اور ستانوے
طلاق اس کی گردن پر ہے کہ اس نے آیات اللہ کو ٹھٹھا بنایا اور مجاہد
کہتے ہیں کہ کسی نے ابن عباس رضہ کو کہا کہ میں نے اپنی زوجہ کو سو طلاق دی ہے
ابن عباس رضہ نے فرمایا کہ تمنے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور عورت تیری
تجھ سے جدائی ہو گئی ہے تمنے خدا کا خوف نہیں کیا تاکہ تیرے واسطے کوئی مخرج
ومن یتق الله یجعل له مخرجا یعنی جو کوئی خدا سے ڈرتا ہے اللہ اس کے
واسطے کوئی مخرج بناتا ہے۔ قال الله تعالی یا ایها النبی اذا طلقتم النسا
ء فطلقوهن فی قبل عدتهن الله تعالی نے فرمایا ہے کہ اے نبی
جب عورتوں کو طلاق دو تو عدت کے اول دو۔ اور اسیطرح اصحاب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے چنانچہ ابو داود عبد اللہ سے بھی یہی
روایت ہے کہ فرمایا اس کے حق میں جو شخص طلق امراته ثلاثا ثم
قبل ان یدخل بها قال لا تحل له حتی تنکح زوجا غیره

کہ جو آدمی تین طلاق دیوے قبل از دخول۔ فرمایا نہیں حلال واسطے اس کے
حق سے نکاح کرے اور عطا میں ایسا ہی سے مروی ہے جاء رجل عبد اللہ
بن عمرو فقال من رجل طلق امراتہ ثلاثا قبل ان یمسہا یعنے
کوئی آدمی عبد اللہ بن عمر رض کے پاس آیا اور سوال کیا کہ کسی نے اپنی
عورت کو تین طلاق دے دیں قبل اس کے یعنے دخول کے عطاء
کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ طلاق بکر کی ایک ہے سو عبد اللہ بن عمر رض
بولے کہ تو قصہ خوان ہے کیونکہ طلاق واحد عورت غیر مدخولہ
کو بائن کر دیتے ہیں اور تین حرام کر دیتی ہیں تا کہ دوسرے سے نکاح
نکرے اور انس رضی اللہ سے مروی ہے لا تحل حتی تنکح سند جید وغیرہ
یعنے بدون نکاح کرنے کے غیر کے ساتھ حلال نہیں ہوتی اور انس سے
یہہ بھی مروی ہے کہ عمر بن خطاب رض کے پاس کسیکو لاتے تھے کہ
اس نے اپنی عورت کو تین طلاق دی ہوں زوج ظہرہ اسکی
پشت کو درودیتے تھے یعنے درے مارتے تھے اور عبد اللہ بن مسعود
رض سے بھی ایسا ہی مروی ہے سوال اگر کوئی یہہ اعتراض کرے
کہ جسطرح عدت میں کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنا فاسد ہے
اور وہ عقد جائز نہیں اور بغیر طلاق دینے کے وہ شخص عورت سے
جدا ہو جاوے کیونکہ وہ عقد غیر واقع ہے کہ ناجائز وقت میں یہہ
نکاح ہوا۔ اسیطرح جب طلاق بے محل دیوے تو وہ طلاق بھی
واقع ہونی چاہئے الجواب بات یہی ہے کہ دخول در عقود کے
طور پر چاہئے جسطرح امر شارع کا ہے اور یہ دخول مشروط بشرائط
ہے مگر خراج ان عقود سے مشروط بشرائط نہیں ہے چنانچہ نماز
میں داخل ہونا مشروط بشرائط ہے کہ سوائے تکبیر کے اور طہارت
بار جاتے بدنی و طہارت بدن کے ناجائز ہے اور خروج از نماز بلفظ
سلام واجب ہے کہ جو بلا طہارت بلا تکبیر نماز داخل ہوویگا تو وہ دخول
غیر معتبر ہے لیکن جب نماز میں داخل ہو جاوے تو کہانا کھاتے یا پانی

ے یا کلام کرنے یا اور کام کرنے یا اور کام منافی صلوٰۃ کے نماز سے خارج
ہوجاتا ہے اور اس فعل ناجائز سے گناہگار ہوجاتا ہے۔ ایسا ہی نکاح
ن داخل ہونا بشروط الشرائط ہے سوائے ان شرائط کے
ل نہیں ہوسکتا مگر خروج از نکاح کا ہے بطریق مشروع ہوتا
ہے جیسا کہ ایک طلاق طہر میں دیوے اور کا ہے طریق نا مشروع
ہوتا ہے جیسا کہ تین یکبارگی دیدیوے یا حیض میں طلاق دیوے
تین طلاق واقع ہوگئی مگر گناہگار ہوجاوے گا۔ یہ مذہب امام اعظم
حنیفہ وامام ابو یوسف وامام محمد کا ہے یہ خلاصہ ترجمہ کیا فی
طحاوی کا ہے اور بخاری میں ایک باب منعقد کیا ہے۔

باب من اجاز طلاق الثلاث لقوله تعالے الطلاق
مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان - یہ باب دربیان
اس شخص کے کہ جس نے تین طلاق جائز رکھا ہے بدلیل قول
تعالے کہ طلاق دو بار ہے سو پاس رکھے یا چھوڑ دے۔

عینی شارح بخاری کہتا ہے کہ اسمیں اختلاف ہے سو طاؤس ومحمد
بن اسحاق وحجاج بن ارطاۃ ونخعی وابن مقاتل وظاہریہ گئے ہیں کہ
تین جگہ طلاق دینے سے ایک واقع ہوتی ہے اور دلیل انکی ایک
حدیث ہے کہ جسکو مسلم اور طحاوی وابوداؤد ونسائی نے روایت کیا
ہے کہ ابو الصہباء نے ابن عباس رض سے پوچھا کہ بھلا تم جانتے ہو کہ
تین طلاق حضرت صلعم کے عہد وصدیق اکبر رض کے عہد میں
اور تین سال خلافت عمر رض میں ایک جاتا تھا ابن عباس رض بولے
ہاں اور بعض کا قول ہے کہ تین طلاق دینے سے ایک بھی نہیں
ہوتی اور مذہب جمہور علماء تابعین وجمع تابعین کا یہ ہے کہ تین جگہ دیجو
سے تینوں واقع ہوجاتی ہیں منجملہ ان علما کے [illegible] واصحاب احمد
واسحاق وابو ثور وابو عبید اور کثیر علما ہیں لیکن تین طلاق یکجا دینے
سے گناہگار ہوجاتا ہے۔ اور [illegible] نے کہا ہے کہ جو شخص اس مذہب

جمہور کے برخلاف ہے وہ شاذ ہی اور مخالف اہل سنت کا اس حدیث
ابن عباس رضہ کے ساتھ اہل بدعت وغیر معتبر آدمی متعلق
ہوئے ہیں جنکا کچھ اعتبار نہیں اور وہ قابل التفات میں کیونکہ
وہ لوگ جدا ہیں سنت وجماعت سے جماعت کا اتفاق در اجماع تحریف
کتاب اللہ وسنت رسول اللہ پر ناممکن ہے اور امام طحاوی نے جواب
شافی دیا ہے (جسکا خلاصہ مذکور ہو چکا ہے) جب حضرت عمر رضہ
کے حضور میں انکا وقوع ملاث کا کسی نے نہیں کیا تو اجماع
اور اجماع عند بعض المشائخ ناسخ قرار دیا ہے کہ اجماع موجب
علم الیقین کا ہوتا ہے مثل نص صریح کے اور اجماع ایسی حجت
قوی ہے کہ حدیث مشہور سے اقوی ہے جب کہ حدیث مشہور
کے ساتھ نسخ جائز ہے کہ زیادتی بر نص بحدیث مشہور جائز
جائز ہے تو جواز نسخ باجماع اولے واَلیق ہے اور فقیر کہتا ہے کہ
اس تطویل کی حاجت نہیں کیونکہ حدیث ابن عباس رضہ کی وراصل
حدیث ہے نہیں بلکہ وہ باہم پوچھنا ہر ابن عباس رضہ کے ایک
امر کا سکا وہ سوال تو جواب کے طور پر واقع ہوا کہ وہ دریافت کرتا
ہے کہ حضرت کے عہد اور صدیق کے عہد و تین سال خلافت حضرت عمر رضہ
سے تین طلاق سہ گو ایک بنایا جاتا تھا ابن عباس رضہ نے جواب دیا
منع کی حجت زرع ثبوت آیت یا حدیث کی ہے آیت یہہ ہے یا
ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن یعنے اے
نبی کریم جب تم ارادہ طلاق کا کرو تو عدت سے پہلے کرو۔ اس ایت
سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ حیض میں طلاق نہ دو کیونکہ حیض
حائل ہے مابین عدت وطلاق کے عدت طہر سے شروع ہوتی
ہے عند الاحناف اور حیض کا مل ہے عند الوقوع ہے۔ یہ بات تو
آیت سے کسیطرح ظاہر نہیں ہوتی کہ ایک طلاق دو یا تین اگر
جانب ہوتی تو الطلاق مرتان دوسری ایت میں آس کی مخالف ہے

چونکہ جب طلاق معاً واقع ہوجاتی ہے تو وحدت ماموره منسوخ ہوئی۔
…معلوم ہوا کہ وحدت طلاق بالکل مفہوم آیت بلکہ الطلاق معرف … دو
…طلاق جیسے دو سے اور سلام ہے جب وہ طلاق معاً واقع ہوگئیں تو تین
…بھی ویسی ہی واقع ہوجاتی ہیں آیت سے ممانعت طلاق فی الحیض کی
…مفہوم ہے سو وہ طلاق بھی واقع ہوجاتی ہے گو طلاق دینے والا آثم ہووے
…جیسا کہ معاملہ عبداللہ بن عمر رض کا اسبات پر شاہد عادل ہے کہ عبداللہ
…نے اپنی زوجہ حیض میں طلاق دی تھی سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم رجوع کرو
…اور طلاق دینی ہو تو طہر غیر مدخول میں دینا۔ اس سے بھی واضح ہوا
…طلاق امر الہی اگر اطلاق دیوے تو واقع ہوگئی اور مطلق آثم ہوا۔ غرض
…یہ ہے کہ طلاق بہرکیف واقع ہوجاتی ہے خواہ حیض میں ہو خواہ تین یکجا ہوں
…بخلاف کا تجربہ ہے کہ مطلق آثم ہوجاوے۔ عینی کہتا ہے کہ وجہ استدلال
…شروع طلاق ثلاثہ از قول اللہ تعالے الطلاق مرتان یہ ہے کہ جب اجماع
…دو طلاق جائز ہوا تو اجتماع ثلاثہ کا جائز ہوا مگر احسن اس استدلال
…سے جو استدلال ہے کہ او تسریح باحسان عام ہے شامل
…تطلیق ثلاثہ معاً کو۔ اور ابن ابی حاتم نے باسناد ابو رزین سے
…روایت کیا ہے کہ کوئی شخص حضرت صلعم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا
…اللہ تعالے نے فرماتا ہے فامساک بمعروف او تسریح باحسان پھر تیسری
…طلاق کہاں گئی حضرت صلعم نے فرمایا تسریح باحسان۔ اس حدیث
…کا سند صحیح ہے لیکن مرسل ہے راقم کہتا ہے کہ مرسل عند الحنفیہ
…واجب عمل ہے) اور ابن مردویہ نے بھی اس حدیث کو مرسلاً
…بیان کیا ہے اور بخاری میں ہے کہ امرأۃ رفاعہ قرظی حضرت صلعم کی خدمت
…میں آ کر عرض کرنے لگی۔ کہ یا رسول اللہ رفاعہ نے مجھ کو طلاق بائنہ دی
…ہے اور میں نے عبدالرحمن بن زبیر قرظی رض کے ساتھ نکاح کیا ہے

اور وہ سخت ہے نقل ہے سے حضرت صلعم نے فرمایا کہ تو ارادہ
کرتی ہے کہ رفاعہ کے پاس جاوے یہ نہیں ہوگا جبتک کہ دوسرا خاوند
پیوستہ رہ تو اسکا ہے بخاری اس حدیث اسی غرض سے لایا ہے کہ
ان دونوں نے اسکو تین طلاق دی تھیں اور اس عورت کا نام تمیمہ بنت
وہب تھا۔ عینی کہتا ہے کہ طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت عائشہ رض
سے روایت کیا ہے کہ تمیمہ عبدالرحمن کی زوجہ تھی اس نے
اسکو طلاق دی تھی اور رفاعہ میں رفاعہ کیا تھا اسکا نکاح ہوا تھا اور
اسمیں لئے حضرت صلعم سے حضرت صلعم نے وہی جواب دیا کہ پہلے گذرا

فصل

اب یہہ بھی معلوم کرنا واجب ہے کہ قرآن شریف میں جو نکاح
اور نکاح کا آیا ہے مراد اس سے عقد نکاح ہے اور سوا اسکے
اس آیت کریمہ کے حتی تنکح زوجا غیرہ کے بیان مراد از نکاح وطی
ہے جیسا کہ عینی اسکا بیان مفصل ہے بدلیل حدیث عسیلہ
کے عینی لکھتا ہے کہ یہ استدلال ضعیف ہے کیونکہ اسناد نکاح
کا اس آیت میں طرف عورت کے ہے اور عورت واطی نہیں ہے وطی
واطی مرد ہوتا ہے نہ عورت بلکہ مراد از نکاح عقد ہے اور وطی کا
ثبوت بخبر مشہور ہے خبر مشہور کے ساتھ زیادتی جائز ہے حلالہ
میں وطی کرنے زوج ثانی کی شرط ہے سب کا اتفاق ہے صرف
سعید بن مسیب کا خلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ عقد صحیح تحلیل کرنے کو
کافی ہے سعید بن مسیب کے ساتھ سوا طائفہ خوارج کے کوئی
متفق نہیں اور ابو الرجا مختار بن محمود زاہدی نے اپنی کتاب
قنیہ میں لکھا ہے کہ سعید بن مسیب اپنے مذہب سے رجوع کر گیا
تھا اب کوئی قاضی حکم بمذہب سعید بن مسیب کرے تو قضا اسکی
غیر نافذ ہے اگر کوئی فتوے دیوے تو اس پر تعزیر جاری کیجاوے

ف) اکثر علماء کا قول ہے کہ تحلیل میں وطی شرط ہے جہاں ان
ے زوج اول پر نکاح جائز تب ہے حسن بصری کا وہ ہے کہ یہ لوگ قائل
وطی کے نہیں

فصل اس میں علماء کے اختلاف کہ نکاح ثانی حنفی کر لیوے کہتے
ہیں کس طور پر جائز ہوتا ہے اور کس طور پر ناجائز۔ امام مالک
رح کا مذہب ہے کہ نکاح صحیح نہ ہے جو مشروط ہو اور جو عقد تحلیل
ہے وہ فاسد ہے اور جان کو علم تحلیل کا ہووے یا نہووے
اور قبل از دخول یا بعد از دخول فسخ کر دیوے اور امام ابوحنیفہ رح
اور امام شافعی رح کا مذہب ہے کہ نکاح صحیح ہے خواہ نکاح
شرط ہے یا مکروہ ہے۔ اور امام شافعی رح کا مذہب ہے کہ اگر عقد نکاح
میں تحلیل کی اور طلاق کی شرط کرے تو ناجائز ہے اگر شرط
نہ کرے امام ابوحنیفہ رح سے روایت کیا ہے کہ زوج ثانی نیت
تحلیل کی واسطے زوج اول کرے تو نکاح غیر صحیح ہے یہی قول ابو یوسف
اور امام محمد رح کا ہے اور حسن بن زیاد اور امام زفر رح اور امام زفر رح
امام ابوحنیفہ رح سے روایت کرتے ہیں کہ اگر زوج ثانی نفس
عقد میں شرط تحلیل کی واسطے زوج اول کرے تو بھی نکاح صحیح
ہے اور صورت زوج ثانی کی بلا وطی حلال نہیں اور خلوت صحیح بھی
قائم مقام وطی کی نہیں

فصل رسول اللہ یہ حدیث لعن اللہ المحلل والمحلل
حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ حلالہ نکالنے والے اور جسکی
خاطر حلالہ نکالا گیا۔ ان دونوں پر خدا کی لعنت ہے۔ ترمذی نے کہا
ہے کہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام احمد نے اپنے مسند میں اور
ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے حارث سے اور حارث نے حضرت

علی رضہ سے روایت کیا ہے کہ لعن اللہ المحلل والمحلل لہ
اور ابن عباس رضہ سے بھی ایسی ہی روایت اور احمد بزار و ابو یعلے
و اسحاق اپنے اپنے مسندوں میں روایت ابن عباس سے
لائے ہیں حدیث اور ابن ابی شیبہ نے حضرت عمر رضہ سے روایت
کیا لا اوتی بمحلل ومحلل الا رجمتہ یعنے محلل ومحلل لہ اگر
پاس لائے جاویں تو میں انکو سنگسار کروں گا۔ اور عبدالرزاق
نے روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن عمر سے کسی نے سوال کیا کہ کسی
نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے پھر نادم ہوا کسی اور شخص نے
ارادہ کیا ہے کہ اس عورت کے ساتھ نکاح کرے تاکہ پہلے کے
واسطے حلال ہو جاوے ابن عمر نے فرمایا کہ دونو زانی ہیں اگرچہ
بیس سال تک نکاح میں رہیں۔ اور ان احادیث و آثار
سے واضح ہوتا ہے کہ نکاح ثانی بشرط تحلیل مکروہ حرام ہے اور
اور امام ابو حنیفہ رح و اصحاب انکے جائز فرماتے ہیں۔

الجواب عینی لکھتا ہے کہ لفظ محلل کا دال ہے اس بات
پر کہ نکاح صحیح ہے کہ محلل یعنے مثبت حلال ہے اگر نکاح فاسد
ہوتا تو محلل نہ فرماتے اور لعنت تب ہے کہ جب ارادہ استحلال
کا کرے اور حدیث علی رضہ میں راوی ابو داؤد کو شک ہے کیونکہ
ابو داؤد نے کہا ہے کہ مجکو معلوم نہیں کہ حضرت صلعم تک مرفوع کی
ہو اور مسلم کیا ہے ساتھ حارث سراوی کے اور حدیث عقبہ
بن عامر کی اسناد عبدالحق نے حسن بتائی ہے ترمذی نے
علل کبیر میں لکھا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ لیث بن سعد نے
مشرح بن ہامان سے سنا ہو اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ
لیث نے مشرح بن ہامان سے نہیں سنا اور روایت

اور اثر حضرت کی طحاوی نے کہا ہے کہ محمول بر تہدید و تشدید
التغلیظ ہے جیسا کہ حضرت صلعم نے ارادہ فرمایا کہا جو کوئی جماعت
سے پیچھے رہتے ہیں انکے گھر جلادوں اور ایسا ہی جواب ہے اثر
عبداللہ عمر رضہ کا اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ سوال و جواب ابو صہبا
اور عبداللہ بن عباس رضہ میں جو تذکرہ آیا کہ زمانہ حضرت صلعم
اور بایام خلافت صدیق اکبر رضہ اور تین سال امارت فاروق اعظم رضہ
سے تین طلاق کو ایک بنایا جاتا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
امر رائج بلا اعتراض از جناب سرور کائنات اور بلا اعتراض
امر خلیفہ اول جیسا ایسی ناممکن ہے بالضرور صدور اس حکم کا یا
اشارہ شارع و خلیفہ شارع ہوا ہوگا - جواب یہ ہے کہ امر
مشتہر ہی دینی ہے جو صادر از شارع ہو اس خیال کا لازم
یہ ہے کہ جب یہ اطلاع خلیفہ ثانی کو ہوئی تو آپ نے اس عمل
و حکم کو مردود فرمایا اور بہت تشدد کیا جیسا کہ بالا مذکور ہوا اس
تشدد و مخالفت سے صاف ظاہر ہے کہ امر نبوی و صدیقی نہیں
تھا اور نظائر اس امر کے بہت ہیں کہ جو رائج ہو اور حضرت صلعم
تک اطلاع نہ ہو سکی شیوع و رواج سے مشروعیت اس امر کی
بیان شارع ہی لازم ہے چنانچہ شرح معانی آثار طحاوی میں
ایک تذکرہ لکھا ہے کہ عبید بن رفاعہ رضہ الانصاری کہتے ہیں کہ ہم
ایک مجلس میں تھے کہ وہ تذکرہ غسل از انزال کا مابین واقع ہو
گیا زید بن ثابت نے فرمایا کہ صحبت بلا انزال سے تم پر کچھ
نہیں صرف اتنا ہے کہ طہارت لیئے غسل فرض کرے اور وضو
کرے جیسا وضو نماز کرتا ہے پس ایک آدمی اٹھ کر مجلس سے
نکلا حضرت عمر رضہ کی خدمت میں آکر یہ بات سنائی کہ زید بن ثابت

ایسا مسئلہ فرمار ہے ہیں سو حضرت عمر رضہ نے اُس شخص کو حکم دیا
کہ تم ہی جاکر انکو میرے پاس لاؤ تاکہ تو بھی اُس کو پیش آئیگا سو وہ
وہ جاکر انکو بلا لایا اور حضرت عمر رضہ کی مجلس میں بہت اصحاب
صلعم کے تھے اور انمیں حضرت علی و معاذ بن جبل رضہ بھی
[…] حضرت عمر رضہ نے زید بن ثابت رضہ کو فرمایا کہ تو اپنے نفس
کا دشمن […] لوگوں کو ایسا فتوے دیتا ہے پس زید بولے
کہ خدا کی قسم […] نے اپنی طرف سے ایجاد نہیں کیا اپنے چچاؤں
یعنے رفاعہ بن […] و ابو ایوب انصاری رضہ سے سنا ہے
پس حضرت عمر رضہ نے مجلس والوں کو خطاب کیا کہ تم اسمیں
کیا کہتے ہو پس انکا […] نے اختلاف کیا حضرت عمر رضہ نے فرمایا اے
عبداللہ میں سوائے تمہارے کس سے دریافت کروں حالانکہ تم اہل
بدر اخیار لوگ ہو پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ازواج
مطہرات نبی کریم صلعم کی طرف کسی کو بھیجکر مسئلہ دریافت کرو کیونکہ
جو بات اس مسئلہ میں ہوگی انکو معلوم ہوگی پس حضرت عمر رضہ نے
حضرت حفصہ رضہ کے پاس آدمی […] مسئلہ دریافت فرمایا انہوں نے جواب
دیا کہ مجھے معلوم نہیں […] عائشہ صدیقہ رضہ کیطرف
تیسرا آدمی بھیجکر دریافت فرمایا […] حضرت صدیقہ رضہ نے فرمایا کہ
اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل یعنے جب
ختان ختان سے تجاوز کرے تو غسل فرض ہو جاتا ہے تب حضرت
امیر المومنین نے فرمایا لا اعلم احدا فعله ثم لم یغتسل
الا جعلته نکالا یعنے جس شخص […] کا حال معلوم ہوا کہ اس نے
ایسا کیا ہے میں اسکو عبرت کرونگا […] دوسری روایت میں
ہے کہ جب حضرت عمر رضہ نے زید بن ثابت کو خطاب فرمایا تو

سنے عارض کیا کہ میں نے انصار سے سنا ہے تشبیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
سے کون انصار سے انہوں نے کہا کہ ابی بن کعب و ابو ایوب و
بن رافع نے پس حضرت عمر رضی متوجہ ہوئے رفاعہ بن رافع کی طرف
یہ جو ان کیا کہا ہے پس رفاعہ نے کہا کہ ہم حضرت صلعم کے
میں ایسا کرتے تھے پھر غسل نہیں کرتے تھے حضرت عمر رضی نے
یا ہو یا تھے حضرت صلعم سے دریافت کیا تھا علیحدہ ہوتے انہیں
تھا حضرت عمر رضی نے فرمایا کہ لوگوں کو میرے پاس بلاؤ ان کا پس
سے جمع ہو کر متفق ہو گئے - لہذا . لا یکون الا من [illegible]
پانی سے ہی ہوتا ہے - یعنی غسل انزال سے ہوتا ہے - مگر حضرت
و معاذ بن جبل رضی نے فرمایا ہے کہ اذا جاوز الختان الختان
فقد وجب الغسل - جب ختان ختان سے گذرے تو غسل
جاتا پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ یہ بات ازواج
مطہرات سے معلوم ہوگی سو حضرت حفصہ رضی نے دریافت کیا
انہوں نے لاعلمی بیان کی پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی سے
دریافت فرمایا تو انہوں نے فرمایا کہ اذا جاوز الختان الختان فقد وجب
الغسل پس حضرت عمر رضی نے فرمایا کہ مجھکو معلوم ہوا کہ کوئی ایسا
کرتا ہے اور غسل نہیں کرتا تو اسکو بہت سخت عقوبت کرونگا اور
روایات بھی درج ہیں مختصر لکھا گیا ہے غرض اس بیان
سے پایا جاتا ہے کہ یہ امر رائج ہیں اصحاب کرام تھا لیکن بے اصل
تھا [illegible] کی اسمیں نہیں تھی - ایسا ہی تین طلاق کا مسئلہ
رائج ہیں اصحاب اسوقت ہوا تھا لیکن حکم نبوی نہیں ہوا تھا
اگر حکم نبوی ہوتا تو کوئی صحابی حضرت عمر رضی کی حضور میں ذکر کرتا اور
یقین کرتا ہے ۔

یہ مسئلہ اسواسطے بیان ہوا کہ عوام کو عبرت ہو اور اس حرکت سے باز آویں کہ تین طلاق دفعۃً دین چار روز جب آئیں گناہ ہے اور عورت بدون حلالہ کے شوہر اول کے پاس نہیں آسکتی اگر وہابیوں کے مسئلہ پر چلیگا تو دوزخ کا کُندہ بنیگا اور اولاد حرام ہوویگی معاذ اللہ ثم آمین

فاتحہ خوانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد مین یہ مسئلہ اہل سنت وجماعت کا کثیر الوقوع تھا- اور عوام الناس دیہات وقریات میں مخالفین کو کتابیں احادیث کی نہ دکھا سکتے تھے- اور اکثر لوگ ظاہر اقوال معتزلہ سے لاجواب ہو کر محتاج کتاب وتحریر علما کے ہوتے- لہذا اس احقر العباد نے حسبۃً للہ ورسولہ ورضاءً لازواج المومنین واولیاء اللہ یہ مسئلہ بحوالہ کتب لکھا خدائے کریم قبول فرماوے-

سوال صدقات مالی جیسے طعام وشیرینی پھل وپھول اور عبادات بدنی جیسے کلمہ درود وظائف اوراد نماز روزہ ختم قرآن شریف وغیرہ کا ثواب مردے کو پہونچتا ہے یا نہیں

جواب صدقات مالی کا ثواب پہونچتا ہے اور معتزلہ اس کے منکر ہیں اور عبادات بدنی کا ثواب بھی پہنچتا ہے بلا شبہ اور [illegible]

وں کے منکر ہیں حنفیہ کرام کے نزدیک جمیع صدقات وعبادت
کا ثواب مُردے کو پہنچتا ہے دارقطنی میں ہے کہ ان رجلا
سال رسول الله صلی الله علیہ وسلم فقال کان لی ابوان
ابرھما حال حیوتہما فکیف لی برھما بعد موتہما فقال له
رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان من البر بعد
البر ان تصلی لہما مع صلوتک وان تصوم لہما مع
صیامک - ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلواۃ الله علیہ
کی خدمت شریف میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں اپنے ماں باپ کے
ساتھ انکے زندگی میں سلوک کیا کرتا تھا اب بعد وفات کے سلوک
سلوک کے یہ ہے کہ تم اپنے نماز کے ساتھ انکے لئے نماز
پڑھا کرو اور اپنے روزے کے ساتھ انکے لئے روزہ رکھا کرو اور
نیز دارقطنی میں حضرت علی کرم الله وجہہ سے ایک حدیث
نقل کی ہے کہ ان النبی صلی الله علیہ وسلم قال من مر علی المقابر
فقرأ قل ھو الله احد احد عشرہ ثم وھب اجرہا
للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات یعنی جو شخص
قبرستان کے پاس گذرے اور قل شریف گیارہ دفعہ پڑھ کر
اسکا ثواب مُردے کو بخشیگا اسیقدر اسکو ثواب الله تعالیٰ کے
طرف سے دیا جاویگا اور حضرت انس سے مروی ہے کہ ایک
شخص نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ انا نتصدق عن
موتانا ونحج عنہم وندعو لہم ہل یصل ذالک الیہم قال
نعم انه لیصل الیہم ویفرحون به کما یفرح احدکم بالطبق
اذا اھدی الیه رواہ ابو حفص العکبری - ہم اپنے مُردے کی
طرف سے صدقہ دیتے ہیں اور انکی طرف سے حج کرتے ہیں

اور انکے لئے دعا مانگتے ہیں کیا یہ انکو پہونچتا ہے آپنے فرمایا کہ ہاں
یہہ پہونچتا ہے اور وہ اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ
کسے پاس ایک طشت تحفہ وتحایف کا پیش کیا جاوے تو وہ خوش
ہوتا ہے - اور ابوداؤد میں معقل ابن یسار سے مروی ہے
کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اقرءوا علی موتاکم سورۃ
یٰس - یعنے تم اپنے موتا پر سورۃ یٰس پڑھا کرو اور اجماع مسلمین
حرمین شریفین یعنی ہمیشہ سے چلا آتا ہے کہ سب اہل اسلام صالحین
جمع ہو کر قرآن شریف پڑھتے ہیں اور ثواب اس کا موتے کو بخش
دیتے ہیں اور معتزلہ کی دلیل یہ ہے وان لیس للانسان
الا ما سعیٰ الایۃ یعنی آدمی کے واسطے وہی ہے جو کچھ اس نے
خود کوشش کی - معتزلہ کا قول ہے کہ اس آیت سے معلوم ہوا
کہ بجز اپنے کوشش کے دوسرے کی کوشش کچھ مفید نہیں حنفیہ
کرام انکی اس دلیل کے آٹھ جواب دیتے ہیں -

اول عبداللہ بن عباس نے فرمایا ہے کہ یہہ آیت مذکورہ اس
آیت کے ساتھ منسوخ ہے والذین آمنوا واتبعتہم ذر
یتہم بایمان الحقنا بہم ذریتہم وما التناہم من عملہم من شئ
یعنے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انکی اولاد ایمان میں انکے تابع
ہوئی تو ہم انکو انکے ساتھ ملادینگے اور انکے عملوں سے کچھ
نقصان نکرینگے دوسرا یہ کہ آیۃ اول کا مضمون حضرت ابراہیم
وموسیٰ کی امت کے ساتھ مختص ہے یعنے صحف ابراہیم وموسیٰ
علیہم السلام میں یہ ہے کہ الا تزر وازرۃ وزر اخریٰ
وان لیس للانسان الا ما سعیٰ یعنے ان امتوں کیواسطے یہ حکم
تھا کہ ہر ایک شخص اپنی اعمال کا پابند ومقید ہے تو جمعہ کو نفع

سرے کا بوجھ اٹھانیوالا نہیں ۔ دوم آدمی کے واسطے بجز اپنی
ی کے کچھ نہیں مگر واس امت مرحومہ کیواسطے اپنے اپنے اعمال
ا ہیں اور دوسروںکے اعمال کا ثواب بھی پہونچتا ہے سوم یہ
ن انس نے کہا کہ امت اول میں مردار انسان کافر ہے کہ کافر
وسرے کا عمل کچھ مفید نہیں ہوتا بخلاف مومن کے کہ دوسروں کی
ال اسکو مفید ہوتے ہیں چہارم اس آیت میں بیان
یق عدل کا ہے اور دوسروں کے اعمال کا ثواب بطریق فضل
ہ پہونچتا ہے پنجم ابوبکر وراق نے فرمایا کہ ناس کے معنے ماتوی کے
یں یعنے مومن کو اپنی نیت کے مطابق جزا ملتی ہے حدیث
ریف میں وارد ہے کہ انما لکل امرء ما نوی یعنی آدمی کے
سطے وہی ہے جو کچھ اسنے نیت کی ہے ششم ابو اسحاق
نے کہا ہے کہ لیس للانسان الا ما سعی کے یہ معنے ہیں
فر کو دنیا میں اسکے اعمال کی جزا ملتی جاتی ہے اور عقبے میں
ں کے لئے کچھ نہیں رہتا ہفتم یہ کہ لام للانسان
ن بمعنے علے ہے جیسا کہ وان اساتم فلها [illegible] اللغة میں
ی آدمی پر دوسرے کے گناہ کا عذاب نہیں ہوتا ہشتم یہ کہ
یس للانسان الا ماسعی کے معنے ہیں کہ اسباب اعمال کے
ن کا ہے انسان خود عمل کرتا ہے اور گاہی سبب اعمال کے
ی کرتا ہے جیسے بیٹا اور دوست بناتا ہے کہ اس سبب سے لوگ
ں کے لئے عمل کرتے ہیں اور گاہے خدمت دین و اولاد
دگان خدا کے کرتا ہے کہ اس سبب سے وہ مستحق ثواب انکے اعمال
ہوتا ہے یہ سب کچھ ابن جوزی نے بیان کیا ہے اور حدیث شریف
ں وارد ہے کہ حضرت صلعم دو کبش رسیدہ ہے، قربانی فرماتے تھے

ایک اپنی طرف سے دوسرا موسیٰ امت کیطرف سے اس حدیث
کو ایک جماعت صحابہ کرام نے روایت کیا ہے۔ اس سے ثابت
ہے کہ ثواب صدقات کا دوسرے مومن کو بخشنا خواہ وہ مردہ ہو
خواہ زندہ مسنون ہے اور سعد بن عبادہ سے مروی ہے کہ
قال یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل
فقال الماء فحفر بئرا فقال هذا لام سعد رواہ ابو داؤد
یعنی اس نے حضرت صلعم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری ماں
فوت ہوگئی ہے اب کون صدقہ اسکے لئے افضل ہے آپ نے
فرمایا کہ پانی۔ پس اس نے کنواں کھدوا کر کہا کہ یہ کنواں ام سعد
کے لئے ہے اس حدیث سے ظاہر ہے کہ طعام وغیرہ ساتھ
رکھکر اگر کہا جاوے کہ یہ فلانے شخص کے واسطے ہے تو جائز ہے اور
اسمیں اتباع اصحابہ کرام کا ہے اور حدیث شریف میں وارد ہے
الدعاء یرد البلاء والصدقۃ تطفی غضب الرب یعنی
دعا بلا کو روکتی ہے اور صدقہ خدا کی غضب کو فرو کرتا ہے اور نیز
وارد ہے کہ عالم وشاگرد کسی گاؤں کے پاس سے گذرتے ہیں تو
اللہ تعالے اس گاؤں کے قبرستان کا عذاب چالیس دن
تک معاف کر دیتا ہے

سوال دعا میں دو ہاتھ اٹھانے کیسے ہیں

جواب مسنون ہے جیسا کہ مالک بن یسار سے مروی ہے
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سألتم اللہ
فاسئلوہ ببطون اکفکم ولا تسئلوہ بظهورها وفی روایۃ
ابن عباس رضہ قال سلوا اللہ ببطون اکفکم ولا تسئلوہ
بظهورها فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهکم رواہ

ابوداود کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جب تم اللہ تعالےٰ سے
سوال کیا کرو تو اپنے ہتھیلیوں کے ساتھ سوال کیا کرو۔ اور ہاتھوں
کے پیٹھ سے سوال مت کیا کرو پس جب تم دعا سے فارغ ہو
تو ہاتھ اپنے چہرے پر ملا کرو۔ اور ابن عباس کے روایت میں
ہے کہ حضرت نے فرمایا تم اپنے ہتھیلیوں کے ساتھ خدا تعالےٰ
سے سوال کرو اور ہاتھوں کی پشت سے مت سوال کرو پس جب
تم دعا سے فارغ ہو تو ہاتھ سو منہ پر ملا کرو اور حضرت عمر رضہ سے روایت
ہے کہ حضرت صلعم جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تو بغیر چہرہ پر ملنے
کے نیچے نہ کرتے تھے عن عمر رض قال کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا رفع یدیہ فی الدعا لم یحطھما حتی یمسح
بھما وجھہ رواہ الترمذی اور سلمان سے مروی ہے کہ
فرمایا حضرت رسول خدا صلعم نے کہ تمہارا رب بڑا حیا والا اور کریم
ہے اپنے بندہ سے بہت حیا کرتا ہے جب بندہ اپنے دونوں ہاتھ
اٹھا دے تو انکو خالی رد کرے وعن سلمان رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم حیی کریم
یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ ان یردھما صفرا رواہ
الترمذی وابو داود والبیہقی فی الدعوات الکبیر اور نیز
انس بن مالک اور سہیل بن عبداللہ اور سائب بن یزید
عن یزید اور عکرمہ عن ابن عباس سے مرویات ہیں کہ آنحضرت
صلعم دعا میں دونوں ہاتھ اٹھاتے اور بعد فراغ کے چہرہ
پر ملتے تھے اور عبداللہ بن عمر رضہ سے مروی ہے کہ ہر دعا میں
ہاتھ سینے سے بلند کرنے منع بات ہو کہ حضرت صلعم ہر دعا میں
اپنا نہیں کرتے تھے بلکہ گاہے سینے سے بلند کرتے

اور گاہے سینہ کے برابر رکھتے تھے - جیسا کہ دعائے استسقائی میں
بہت بلند کرتے تھے اور ہاتھوں کی پشت اوپر کو کرتے تھے اور
باقی دعاؤں میں ہاتھ سینہ کے برابر رکھتے تھے اور ہتھیلیوں کو اوپر
رکھتے - الغرض فاتحہ خوانی وختم قرآن شریف وایصال ثواب
صدقات و نذور کیوقت ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے جیسا کہ اہل اسلام
میں مروج ہے یہ سب مسنون ہے اور ایصال ثواب کا یہی حال
ہوتا ہے کہ یا اللہ اسکا ثواب فلانے فلانے کو پہونچا اور بسبب
حدیث مذکور مسلمان کی جس دعا میں اجابت وقبولیت منظور ہو بعجز
اسمیں ہاتھ اٹھاوے کہ حسب فرمائی حدیث نبوی خداوند کریم
اپنے کرم سے بندہ کے ہاتھ خالی رد نہیں کریگا اور نہ کرتا ہے

مسئلہ ترجمہ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ کان رسول اللہ
صلعم یعلمہم اذا خرجوا الی المقابر یقولوا السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین
آہ یعنے تھے حضرت رسول کریم صلعم انکو تعلیم فرماتے کہ جب قبرستان
کیطرف جاویں تو کہیں السلام علیکم اے اہل دیار مومنو مسلمانوں
تم ہماری آگے گئی ہو انشاء اللہ ہم بھی ملنے والے ہیں اس حدیث
سے صاف ظاہر ہے کہ مردوں کو خطاب کرنا درست ہے اور بوقت
زیارت کے سلام کہنا مسنون ہے - اور تفسیر عزیزی میں بذیل
ویکون الرسول علیکم شہیدا کے لکھا ہے یعنے و باشد رسول
شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین
خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چیست
و حجابیکہ بدان از ترقی بازماندہ است کدام است پس اوے
میشناسد گناہان شمارا و درجات ایمان شمارا و اعمال نیک

ترجمہ د شمارا و نفاق شمارا و اخلاص شمارا و بد شمار
یعنی ہووے رسول کریم تمہارا اوپر گواہ کیونکہ وہ نور نبوت کے ساتھ
آگاہ ہیں ہر دیندار کے رتبہ پر کہ میرے دین کے کس درجہ میں
پہونچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور جو پردہ کہ جس کے سبب
وہ شخص ترقی سے رک گیا ہے کونسا ہے پس حضرت صلعم جانتے
ہیں تمہارے گناہوں کو اور تمہارے ایمان کے درجوں کو اور
تمہاری نیک و بد عملوں کو اور اخلاص تمہاری نفاق تمہاری کو فقط

درود شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ؏

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ؏

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ
هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْ
قِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ

ما كان محمد أبا أحدٍ من رجالكم ولكن رسول الله
وخاتم النبيين وكان الله بكل شيءٍ عليما
إن الله وملائكته يصلون على النبي
يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا
تسليما سبحان ربك رب العزة عما يصفون
وسلامٌ على المرسلين والحمد لله
رب العالمين

شرح قصیدہ غوثیہ منظوم

بزبان پنجابی

میں حاضر کیتے عشق پیالے مینوں آن صباحے
کھیا مینوں اُٹھ کاسے تاں میں دل آپ ہالے
بڑھیا طرف میری دل آیا جاں اوہ جام شرابے
تاں میں پیتا مست ہویا وچ یاراں کروا تے

حمد شکر پیارے پیر تیں ہے لشکر میرا
ساقی قوم پلا دے مینوں مے بھر جام چوکھیرا
چو سارے جو جیتا ہوا جو کچھ ہیں تیں ارشاد
پہنچ سکے وسے ورسے میرے جو کچھ مستحق تیرا
رتبہ بڑا بلند تساڈا کیتا آپ الٰہی
لیکن رتبہ میرا ایڈا تخت جیویں بادشاہی
جیں ہاں فوج کچہری ربدی دوڑے ورجے والا
گراں تصرف ہو کچھ جا ہاں کانی ہاں جل والا
جیں ہاں بازو اکھوارسی والا اوپر کل ولیاندے
کیہڑا لبھے وچ ورجے میرے اندر اس تے لیاندے
پہلدی ہے جیں خلعت بخشی ہتی عزت والی
سر میرے پر تاج رکھایا شاہی قرب تمالی
واقف کیتا خالق مینوں اندر حکمت قدر کی
جس عزت کل سیر دی کیتی بخشی بہت آہمی
جالی رتبہ دتا مینوں اور سب قطباں دے
حکم میرا ہے جاری سارے اندر ہر وقتاندے
سجے ڈاکاں میں ہیبت اپنے نوں لیا اوپر سب بادشاہاں
بگڑ جاون آپ اپنا ندے جنگل خشک وکھاون
سجے میں ڈالا ہیبت اپنے اوپر سب پہاڑاں
پہاڑ چھپن سب ریتے اندر وسے جاہ اجاڑاں
سجے ڈالاں میں ہیبت اپنے نوں اور آتش بلدی
نج سواہ ہووے وہ آتش نوں نے وانگ جلدی
سجے ڈالاں میں ہیبت اپنے نوں اوپر سیتالاں

م اللہ کھلو ہے تے ڈنگر خداوندے عمر دہ آ ہو تیرا لاف
کل مہینے سال تمامی اندر سب چہ سرداران
اول میرے ورثے آون وانگوں خدمت گاران
خبر دین او میرے تابعین بہلی ایہہ کجھ ہوسی
لیاؤ مرید یقین جو میرے جو منکر ہوسی مردسی
مرید میرے کر ہمت خوش ہو دولت بہت کمالی
کر جو چاہیں میں سر آگے اسم میرا ہے عالی
مرید میرے نہ ہرگز ڈرتوں اللہ ہے رب میرا
دتوسو اچا درجا درجہ مینوں حدوں بہت ودھیرا
نوبت میری وچ آسماناں اوپر زمیاں وچے
دیکھ نقیب سعادت والے اگے میرے گجے
ملک خداوا پاک ہے میرا جو چاہاں سو کروا
حال حقیقت معلوم ہووے جیویں کراں نگاہ ۔
نظر کراں میں جانب شہراں جیونکے اوپا
آ ذرمیا وانگوں دسن مینوں ایڈ میرے ہین پاسے
پڑھیا میں سب علم حقیقی آیا قطب یگانہ ۔
دسی سب حقیقت خالق مینوں دوہاں جہاناں
مرید میریا نوح گرمی بہتی روندے رکھن ڈانے
وچ اندھیرے راتیں چمکن مرمر وانگوں لعلے
سب دنیا نے درجا پایا یاریوں والی ۔
سیڈ درجہ پاک بندے ہی نہیں وانگو بدر کمالی
مرید میرے نہ ڈرتوں ہرگز ظاہر رہتے جیہے
جنگلی میں شمشیر کھڑا اہاں ماراں دشمن تیرے

میں ہاں جیلانی اصلی محی الدین نام ہے میرا
جھنڈا میرا وچہ پہاڑاں جھولے ہو چوگرد میرا
داسگ دالوں تیں ہاں حسنی مخدوم جگہ میری سی
قدم میرے ہیں اوپر دلیاں اوپر گرداں گری
عبدالقادر نام ہے میرا مشہور ہویا وچ خلقان
دادا صاحب میرا تا خادم جس دے مکان

شرح قصیدہ غوثیہ منظوم

بزبان پنجابی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیائے سیتوں عشق پیالے — خاص میرے وصل والے
کیتا میں ہاں دے تائیں — جلدی آتوں میرے وانگیں
تو ہیں پیاسا شراب عشق والا
ویکھیں قرب وصال لیہا
ٹرے طرف ہماری آیا — اندر کاسیاں بہت ملکایا
اگے ہو کے قصد ہیں کیتا — مستی نال شراب جو پیتا
اندر سبھا کھنبایا مارن

پایم قرب محمد لیا

...ے ساقی دیہ پیالا عشق میرا اند مستی والا

...دم اُس کھایں جام میں پیوا عشق میرا اندی ہست میں مقصود ات

وصال اندر روز قیامت

ایہیں وہم غیر خیال لیا

...بسم الہ مفضل تیجا رے جس مقصود کھلدے گنج ہیں سارے

...ی سینے کھول اس تفسیر سے قوت الہ نال بنید سے

استدلال غوث الاعظم

کر کر فکر لیا

...یں میں کیا قطب نال میں جڑ تے ہو سب سائیں

...و تساں نیں دل سارے داخل ہو وچ خال ہمارے

تساں ہو سب دوست میرے

ہیں بیجے رب نقاب لیا

...ست کر دیو پیالے میں سب لیتے لشکر نالے

...ساقی قوم اور سچا سائیں سب ہرے تے میرے تائیں

اسیتے خاص سشر اسے تو تے

ہر اک جام وصال لیا

...و تسیں جو تھا میرا مستی میری چہت وہ میرا

...ہر گز وچ پہنچ نہ سکے کوئی میرے وصل اکیں تجے دوئی

تسیں میرے ہو سب کتا جی

وصل میں ذوالجلال لیا

... ہے جہت مانند ہمارے جیں نے ہو سب تسیں سارے

...یکن وچ بے ہمارا تساں کولوں اُچا بہارا

ویکھو میتھوں دیہہ میں وچ بیٹھے
ہرگز نہیں ڈوالیدا

میں ہاں وچ درگاہ ربانی — میرے جیہا تجھ کی ثانی دوا
مینوں رب نے رنگیدار تے — سب ہتھیں اچا شان مرشدا
پس ہے مینوں رب تعالےٰ
صاحب اوجالیدا

میں ہاں باز سفید شکاری — او تے ولیاں کران اڈاری
جستوں چاہاں ماراں جھورا — کہرا ہے وچ ولیاں اورا
وتا ہویا درجہ مینوں
صاحب قدرت عالیدا

بنایا مینوں رب تعالےٰ نے — خلعت پاک محمد والا
نبیاں او معشوقے والا — عزت وڈے درجے اعلےٰ
اچا میں ہاں درجے والا
صاحب جان کمالیدا

واقف کیتا مینوں سائیں — او تے بہت قدیمی تائیں
تائیں عزت ایسا پایا — اپنا خاص محبوب بنایا
سارا مینوں بہت تپایا
واقف راز ہاں عالیدا

قطب تے میں کیتا حاکم — حکم تیرا وچ جاری عالم
معنیاں جنیاں تے باطن — ظاہرت ہمیشہ داعن
اول آخر ظاہر باطن
کدی نہ سول نہ والیدا

سبھے میں پاوان سر ہاراں — او جو دسدے چار جاڑاں

ریزہ ریزہ ریستان اندر ۔۔۔ سر چھپاون زیناں

میرا چاہ ہیبت کھاون
نانوں مڑ ہی جیا کسیدا

جے میں اپنا اسدا پاواں ۔۔۔ اندر سنہاں کل دریا نوں
گر جاون کل تلاتاں ۔۔۔ تب نہ سہ سول ہلدان

سکی زمیں میں چاہ کھاوان
دساں حکم نہ واقف دا

جے میں راز ایہہ دوزخ پاواں ۔۔۔ جلدی اگ میں چاہ بجھاواں
شان بلند ہے بہشت دی میری ۔۔۔ ویکھو ایہہ جلالت میری

جیہڑا کوئی پاوش میرے پہرا آوے
جلوہ روشن لا لیندا

جاں اپنا بہشت میں ڈالاں ۔۔۔ مردہ ہویا چاہ جوالاں
تحفہ کھلوون مردے سارے ۔۔۔ قدرت نال رہیندے سارے

اپنی پیرن حر کے چاون
دیکھیں شان کمالک دا

نوں میں مہینے وقت تمامی ۔۔۔ جے لنگھے چاندے رخت تمامی
بہشت میرے اوکول جے آون ۔۔۔ سارا ہو کے حال سناون

آون وانگوں خدمتگاراں
حرف نکر دے تولیندا

بردم سینوں خبر کریندے ۔۔۔ نال سشتا جی حال سناندے
جو کوئی لنگھے راہنا ہو جاندا ۔۔۔ نہ کوئی وچ آ اپنا ہوندا

سب کجھ سینوں آن سناندے
چھڈن مفتی صدا لیندا

ہووے رج حیرت جیا مریدا   خوش ہو حال سائیں سیندا
ہاں میں اندر بے پرواہی   کرتوں اوہو جو دل چاہی
تیرے سر تے نام ہے میرا
صاحب درجہ عالی سیدا

نوبت میری وچ جہاناں   وجدی زمیناں وچ آسماناں
مینوں نیک سعادت والا   ہونا ظاہر سعادت والا
رب توں میں تے رت پائی
چہرہ نور جلالی سیدا

کل شہر تمام الٰہی   مالک ہے میرا میری شاہی
تیرے حکم تصرف کرے   کوئی حکم نہ میرا پھیرے
اکے دل بخشیں وقت اخیر میرا
ہیجو صاف کما لیندا

جاننگ دیکھیا شہراں تائیں   جو گل پیدا کیتے سائیں
چہرے شہر خداوند دس   ہر دل دا تے وانگو دس
جمع کرکے پاک خداوے
سیوں حج دو لیندا

ہر دلی جو رشتہ پایا   کر مقرب میں دل آیا
رتبہ جو میں پاک بخشیدا   کرتوں دل دے نال عقیدہ
ہے مشہور ہوں سچ نبی محمد
درجہ بدر کمال لیندا

تاڈر توں مرید جو میرے   جے لکھ ہوون دشمن تیرے
وس تحقیق میں قصد کرایا   دشمن تیرے چاہ مریان

ولی بہادر نام جو جیہڑا
اللہ رعاف کرے گا کیدا

سید القادر اسم سہاوا دین و دنیا وچ بہت پیارا
ہویا مشہور ایہہ دو جہانی کیتا خالق آپ رحمانی

میرٹھی آں ال جلالیہ

قصیدہ سوم

قصیدہ غوثیہ شرح نظم بزبان پنجابی

عشق پیالے میتوں کانے وصل رسیدے نوری
کھیا میں خمراں نوں میں ول آؤ سب حضوری
پہنا ٹریا میں ول آوے کھاندی وچ بیکے
ویکھ مستی نال میں کھیا قصیدہ یارا ندیوچ ہنکے
میں قطباں نوں میں جو کھیا حال میرے وچ آؤ
وچ اساڈے داخل ہو کے مرد خدا کہاؤ
ہمت کرو تو ہیوتیں سب ہو میرے لشکر
ساقی قوم دا دینا میتوں جام لبالب بھر کر

ذات تساڈی سی اجے کیتی لیکن اسنے جانون
میرا پایا مطلب دیتا نہیں منت میں شری سمجھاونا
پیتا تساں جو بیٹھا میرا جاں سنی فہم ہمیں چڑیا
قرب میرے نوں پہنچتا نہیں جو میرا سی پایا
ہیں درگاہے وچ درگاہ ہے اک اکلا حبیب نہ
میری وسعت تعرف ملیا رہتے رب پچھانو
ہیں ہاں باز صدیق کھلوتا جو کوئی شیخ سید اوتہ
کون کوئی ہے ریاں وچوں میرے جیہا لکھاوے
گل میری وچ خلعت پائی سبزی بوچھی والی
سر میرے تاج حسینی جانو رتبہ عالے
واقف حال حقیقی والا میں تھیوں کیتا
گل میرے وچ پہنایا جو تکیا سو لتیا
ولی اللہ صاحب میں ہوں قطبا ندی سرداری
حکم میرا ہے ہر حالت اندر اللہ کیتا جاری
پس جے ذرا سر اپنا پاواں اوپر جے دریاواں
سر الہی غالب ہووے پلو چھ آن سکاواں
پس جے ذرا سر میں اپنا اوپر پہاڑاں پائیں
ٹکڑے ہو کر غائب ہوون پل وچ ہوون انائیں
پس جے ذرہ سر اپنے نوں پاواں چاہ کیتے
اٹھ شتابی زندہ ہووے حکمی نال رہیدے
پس جے ذرا سر اپنے نوں اوپر آتش پاواں
سر الہی غالب ہووے پلو چ سرد کراواں
اوہ زمانے سارے جیہڑے سارے میں وچ آندے

وہ ہینے حال زمانہ سارے جیب ہو جاندے
وہ جو دیوان اُتے آون خبر کریندے مینوں
دسیندے جو کجھ ہووے مینوں آکھے سنا وان تینوں
مرید میرے نہ ڈر توں ہرگز ایہہ ہے رب میرا
دتو سو مینوں درجے عالی چھوڑ ان بہت گھنیرا
مرید میرے وچ گرمی جیہی روز سے رکھن ڈرا
مینوں درجہ پاک خدا دا انگوں بدر گماندے
طالب میرے کرتوں مستی نالے ہو خوشحالی
کریں تصرف جو کجھ چاہیں اسم میرا ہے عالی
نوبت میری دھمر اسماناں وچ زمینے وجے
دیکھ نقیب سعادت والا اگے میرے گجے ۔
حکم بھی تیرا املاک بھی تیرا جتنے شہر خدا دی
واقف مینوں سارے ہووے واقف غیب الٰہی
کل ولی ہیں شہر دے جاند اوپر قدم ولیندے
میں ہاں ہر دم شہر دا جاندا اوپر قدم گھنیندے
کسی ملامت والے کولوں نہ ڈر طالب میرے
میں ہاں غازی تیغ بہادر ماران جنگ گھنیرے
میں جیلانی سب کوئی آکھے محی الدین بلاوے
سر میرے تے جھنڈے جھلدے آپ خدا جھلاوے

قصیدہ چہارم

شرح قصیدہ غوثیہ نظم بزبان پنجابی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

غوث الاعظم ایہہ فرمائے — عشق پیالے اساں پوائے
قرب وصال دی ہی اوہ پائے — جان شراب بتی پالن والے
تہیں طرف اساڈی آہو — روشن جسم وصالی ہے

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤُوْسٍ
فَہِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

مست ہویا اسانوں آیا — بہت پیالیاں اندر پایا
ہیہہ عجائب خمر اساڈا — مستی نال جی ہویا خیادہ
ہر دم یار اساڈا ایہہ حکایت — تاہیں اساں سیدا پیدا

فقلت لسائر الأقطاب لموا

بحالي وادخلوا أنتم رجالي

ين آکيا ساريان قطبان تائين — تيکل جے ہو ربدے سائين
ڪهو نال جو حال آساڙے — کيا جے رتبے منہين تساڙے
ہو ميں تے داخل ہو وو — وا کن مثل رجالی ہے

وهموا واشربوا أنتم جنودي

فساقي القوم بالوافي ملالي

قی آہو ميری مجلس تائين — جام رنگين ہين تان پوائين
تين جی آہو لشکر ميری — ساقی دتی جام گنيری
وہ مے جام جی نال شرابی — پيوديان ہون تحالی ہے

شربتم فضلتي من بعد سكري

ولا نلتم علوي واتصالي

سب ميرا لب خوردہ چکھو — مستی بعد ميری تہين رکھو
يں قدر بلند جيا ہی ميرا — قرب ميڙون پہچ نہ سکھ
ہرگز ولی نہ پہوچی کوئی — ميرا قرب کمالی ہے

مَقَامُكُمُ الْعُلٰى جَمْعًا وَلٰكِنْ
مَقَامِيْ فَوْقَكُمْ مَا زَالَ عَالِ

بہت بلند مقام تساڈی — نہیں برابر نال اساڈی
بہت بلند مقام جو میرا — ساریاں کولوں اوہ اچیرا
اندر ہر ہر حال پچھاتوں — درجا میرا عالی ہے

أَنَا فِيْ حَضْرَةِ التَّقْرِيْبِ وَحْدِيْ
يُصَرِّفُنِيْ وَحَسْبِيْ ذُو الْجَلَالِ

مینوں وچہ درگاہ حقیقی — ہی بہا لئی تے نزدیکے
مینوں رب پھیر دیندا — ہر ہر حال تے جو کریندا
ہر کم اندر بس جی مینوں — اللہ جل جلالی ہے

أَنَا الْبَازِيْ أَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ
وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ أُعْطِيْ مِثَالِيْ

میں شہباز ہاں وچ بازاں — ہو گئی مینوں وچہ خفیہ رازاں
میں روشنائی راہ جو پیراں — کون کوئی وچہ مرد [illegible]

...و پاتشاہ عطا سبھ میتوں　　میرا مشکل ساں لی ہے

كَسَانِي خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِي بِتِيجَانِ الْكَمَالِ

...میتوں رب سرپا پہنایا　　نقش عزت دا سر تے لایا
...ں دے فضل ہویا رحمانی　　سر تے فضل ہے سبحانی
...سر میرے تے تاج شہیدان　　ایہہ سر تاج کمالی ہے

وَأَطْلَعَنِي عَلَى سِرٍّ قَدِيمٍ
وَقَلَّدَنِي وَأَعْطَانِي سُؤَالِي

...ر کیتی رب میرے تائیں　　سر قدیمی اسے پائیں
...ردن میرے وچ قلادہ　　رحمت رب دی نال کشادہ
...کل سوال دتے رب میتوں　　سگاں جو فی الحالی ہے

وَوَلَّانِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُكْمِي نَافِذٌ فِي كُلِّ حَالِ

...یں سر جیہڑا قطباں دے سیانواں　　کل پانی جا سکا وان
...ا حکم جیہڑا وچ وجود کہانی　　بابی راہ نہ پانی جا سکے
...وجود پا سر میرے آہتی　　ہر حکمی وچ حوالی ہے

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ

لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

اتے جیکر سٹاں سر پہاڑاں — وہ بھجے دسن کالیاں معاں

رہن گر ریت وچ رلائین — ریت اندر پہاڑ چھپائین

گم جاون ریتوں اندر پٹ — وہ جے ذات خیالی ہے

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ

لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

اتے جیکر سٹیں آتش اندر — بلدی آتش چاہ بجھائیں

وہ پامال جے آتش ہوندی — سردی اسدے غالب ہوندی

کوئی پرواہ حال میرے نہیں — کوئی خاک پامالی ہے

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ

لَقَامَ بِقُدْرَۃِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

اتے جیکر سٹیں مردے پائیں — ایہہ کرامت خلق وکھائیں

زندہ ہوون وہ جے مردے — قدرت نال سبھے مردے

وہ ٹر آون طرف اساڈی — جیوں دریا ندی چالی ہے

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ

تحدثني وتنقصني الا آنال

...ی بیٹھے گئی رشا مے — جے ٹٹک جاون سمجھ فلانے
...بے آدن پاس ہمارے — ظاہر کرن احوال جو سارے
...بجھ کم آہنا وچ ہووے — کہندی مثیل ہیں قالی ہے

وتخبرني بما ياتي ويجري
وتعلمني فاقضي عن جلال

...ے خبر کرن ہین تامین — نال تیے دسے حال بیایں
...باجھ وچ انہاندی آوے — یا کجھ گذرے انہاں تہیں جاوے
...ے خبر کرن ہیں تامیں — نال جھگڑے والی ہے

مريدي هم وطب واشطح وغني
وافعل ما تشاء فالاسم عالي

...یدا میرے ہین کر خوشحالی — اتوں اپر یاری عالی
...دیکھاں توں بے پرواہی — وددل کر توں جو کجھ چاہی
...م بلند جو میرا ہے — سر تیرے حسے والی ہے

مريدي لا تخف الله ربي
عطاني رفعة نلت المنال

مرید میرے بہت خوشیاں تھیوں — ہور کسی نہیں ہوں بشر دروں
اللہ ہے رب ساڈا ڈاڈھا — رتبہ وڈا بہت زیادہ
قدر بلند اساڈا اُچا — پایا قرب وصالی ہے

طُبُولِي فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاؤُوسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِي

نوبت میری وچ آسماناں — زمیاں وچ وجن شدیاناں
نقیب سعادت میرے در تے — خبر کرے بندے ہر تے
ظاہر کرن سعادت والا — وہ سعادت عالی ہے

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي
وَوَقْتِي قَبْلَ قَلْبِي قَدْ صَفَا لِي

جتھے سکے شہر الٰہی — ملک میرے وچ سبھناں شاہی
حکم میرے وچ سبھناں جاہی — سمجھ کل حقیقت سارے
وقت جو میرا اے دلدے — ہوئے صفا صفالی ہے

نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا
كَخَرْدَلَةٍ عَلَى حُكْمِ التَّصَالِي

نظر کراں میں سب ہی شہراں — نال کجھ حال براں گہراں
جیونکر دو سے ہر مل دانہ — کل شہر اندی مثل پچھانا

...ہر حکم میرے ... ایہی … وسن وصل وصال ہے

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهُ قَدَمٌ وَإِنِّي

عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

... وتیاں راہ جہ پایا … تاں اسماں فوں آساں دیا
...یر مرشد سرور عالم … انہیں راہ دکھیا ہیں حلم
...ہ مرشد وچ دوہا جانا … نبی جو سید تمساں ہے

رِجَالِي فِي هَوَاجِرِهِمْ صِيَامٌ

وَفِي ظُلَمِ اللَّيَالِي كَاللَّآلِي

...سید میرا جو گڑکی ہتی … سیو درجہ پاک دتی جہیں ... جدی جمال
...سید میرے کرامت جلد تی ہیت … چنہاں لال جو چودن … تین

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صِرْتُ قُطْبًا

وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَى الْمَوَالِي

...میرا رتبہ عالی پایا … اُچہ قطباں قطب بنایا
...نت میں ہیبت رسیدا پایان … لوکاں میں آ شہ سنا وال
ظروے طرف میر موالی نو
جلوہ ویکھ کیتا سیدا

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

مریدا میرے کجھ خوف نہ کروں | دشمن کولوں جو لائق ڈرنوں
میں تحقیق جو قصد کریندا | دشمن تیرے مار سٹیندا
ولی بہادر نام جو میرا | اندر صف قتال ہے

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِ الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

میں جو ہاں شاہ جیلانی | ہور ولی نہ میرا ثانی ہے
محی الدین اسم جو میرا | مینوں جانے عالم سارا
جھنڈے میرے پہاڑاں چمکن | بجلی جیوں شب کالی ہے

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمَخْدَعْ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

وسمل وچ نوبت میری | آئی گنبد ۴ جھنجکا میری
میں سرداراں سبھناں دا ہاں | دیکھو سارا شہرا گلیاں
اوچا شان مرتبہ ہے میرا
جو سبھ دیکھ جلاسی ہے

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِیْ

عبد القادر اسم جو ظاہر
کیتا سیوں رب کے ظاہر
ہیں سید جو حسنی حسینی
ہیں سلطان امام تحقیقی

سرور عالم نانا میرا	صاحب عین کمالی ہے

بیانات جو فرقہ سنت نبوی سے گمراہ ہیں

جہمیہ

۱ معطلیہ - کہتے ہیں کہ خدا کے اسما اور صفات مخلوق ہیں
۲ متر ابصیہ - کہتے ہیں کہ علم اور قدرت اور مشیت ایزدی مخلوق ہے
۳ مراقبیہ - کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ کے مکان ہیں ہے
۴ وارديہ - کہتے ہیں کہ اہل دوزخ میں جاویگا پھر باہر نہیں آویگا اور مومنین دوزخ نہیں جاوینگے -

۵- جزقیہ کہتے ہیں کہ قرآن اور توریت اور انجیل اور زبور مخلوق ہیں
۶- مخلوقیہ کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صرف عاقل و حکیم تھے نہ رسول
۷- فانیہ کہتے ہیں کہ جنت اور دوزخ پھر دو فنا ہو جائیں گے
۹- زنادقیہ کہتے ہیں کہ معراج رسول جسمانی نہ تھی جیسے ہم ... اللہ دنیا میں دیکھتا ہے اور عالم کو قدیم جانتے ہیں اور جنت کے منکر ہیں
۱۰- لفظیہ کہتے ہیں کہ قرآن کلام فارسی کا ہے کلام الہی نہیں لیکن کلام الہی ہیں
۱۱- قبریہ منکر عذاب قبر کے ہیں
۱۲- واقفیہ کہتے ہیں کہ قرآن کے مخلوق ہونے میں ہم کو توقف ہے یہ گروہ جہمیہ اور اس پر متفق ہیں کہ ایمان دل سے ہے زبان سے نہیں اور منکر عذاب قبر اور سوال منکر نکیر و حوض کوثر و ملک الموت و کلام حق بموسیٰ علیہ السلام

فرقہ دوم قدریہ

۱- احدیہ کہتے ہیں کہ ہم کو فرض کا اقرار ہے اور سنت سے انکار ہے
۲- ثنویہ کہتے ہیں کہ نیکی خدا سے ہے اور بدی شیطان سے ہے
۳- کیسانیہ کہتے ہیں کہ افعال ہمارے مخلوق ہیں یا نہیں
۴- شیطانیہ کہتے ہیں کہ شیطان کا وجود نہیں ہے
۵- شریکیہ کہتے ہیں کہ دنیا تغیر مخلوق سے کہیں ہوتا ہے کہیں نہیں
۶- وہمیہ کہتے ہیں کہ اشیا مخلوق کی مخلوقات نہیں ہے
۷- رویدیہ کہتے ہیں کہ دنیا فانی ہے
۸- ناکثیہ کہتے ہیں کہ امام پر خروج جائز ہے

...تبریہ - کہتے ہیں کہ توبہ گنہگار کی قبول نہیں ہے

...اسطیہ کہتے ہیں کہ کسب علم و مال و حکمت و ریاضت فرض ہے

...طامیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو فرشتہ کہنا روا ہے

...متوالیہ - کہتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ گرستہ مقرر ہو یا نہیں

...قدریہ ہے کہ اختیار پر ارشد کے راہ راست جماعت سے گمراہ ہوا

فرقہ سوئم خارجیہ

...زرقیہ کہتے ہیں کہ کوئی خواب اچھی نہیں دیکھتا زیرا کہ وحی منقطع

...ی ہے

...ریاضیہ - کہتے ہیں کہ ایمان قبول صالح و عمل صالح و نیت و سنت

...ہے۔

...ثعالبیہ کہتے ہیں کہ کام ہمارے حاصل ہوئے ہیں بیچ خواب کے

...خدا کی قدرت نہیں

...جازمیہ - کہتے ہیں وعدہ ایمان کا نہیں گیا

...خلفیہ - کہتے ہیں بجا آگیا معاملہ کفار سے کہ وہ چند ہوں کفر ہے

...کوزیہ کہتے ہیں کہ بدن بغیر بہت دانش کے پاک نہیں ہوتا

...کنزیہ - کہتے ہیں کہ دنیا کمات کا فرض کا نہیں ہے

...معتزلہ کہتے ہیں کہ شر خدا کی طرف سے نہیں ہے اور نماز
...پیچھے امام فاسق کے روا نہیں اور ایمان کسب بندے سے ہے
...قرآن مخلوق ہے اور مردوں کو دعا اور صدقے سے ثواب نہیں پہنچتا
...معراج آگے بیت المقدس کے نہیں اور کتاب اور حساب
...میزان کچھ نہیں ہے اور فرشتے مومنین سے افضل ہیں
...دیدار خدا کا قیامت کو نہ ہوگا اور کرامت اولیاء کی کچھ

نہیں ہے اور اہل جنت کو کبھی سونا اور مرنا ہے اور مقتول بھی موت سے نہیں مرتا اور علامات قیامت مثل دجال وغیرہ کے کچھ نہیں ہے اور بہت باتیں کہتے ہیں کہ خلاف سنت و جماعت کے ہیں ۔

۹- میمونیہ - کہتے ہیں کہ ایمان بالغیب باطل ہے

۱۰- محکمیہ - کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ کو اوپر خلق کے حکم نہیں

۱۱- سراجیہ کہتے ہیں کہ نہیں تحقیق ہے جزاء عمل کی سراج اسکا۔

۱۲- حنفیہ - کہتے ہیں کہ اموال انکو نکا کچھ حجت کوئی نہیں بلکہ انکار لازم ہے

یہ گروہ خارجیہ ہے راہ راست سنت و جماعت سے گمراہ ہوا۔

فرقہ چہارم رافضیہ

۱- علویہ - علی کرم اللہ وجہہ کو نبی کہتے ہیں

۲- ابدیہ علی کرم اللہ وجہہ کو شریک خدا کا جانتے ہیں

۳- شیعیہ کہتے ہیں کہ جو کل اصحاب سے حضرت کو دوست زیادہ نہ رکھے

۴- اسحاقیہ - کہتے ہیں کہ نبوت ختم نہیں ہوئی ہے

۵- زیدیہ - کہتے ہیں کہ امامت نماز سوا اولاد علی کے دوسرے کے پیچھے لازم نہیں

۶- عباسیہ بجز عباس بن عبد المطلب کے کسی کو امام نہیں جانتے

۷- ناسیہ کہتے ہیں کہ جو اپنے کو دوسرے سے فضل جانے کافر

۹- متناسخیہ کہتے ہیں کہ جو جان قالب سے بدن دے روا ہے کہ بیچ قالب دوسرے کے جاوے

۱۰- لاعنیہ طلحہ و زبیر و عائشہ کو لعنت کرتے ہیں۔

...۔ راجعیہ ۔ کہتے ہیں کہ علی پھر دنیا میں آویںگے اور ابھی
...بر میں رہتے ہیں ۔
...۔ مرتضیہ ۔ کہتے ہیں سلمان پادشاہ سے لڑنا روا ہے
...یہ گروہ رافضیہ ہے کہ راہ راست سنت و جماعت سے گمراہ ہوا ۔

فرقہ جبریہ

...۔ مضطریہ ۔ کہتے ہیں کہ خیر و شر سب خدا کی طرف سے ہے بندہ
...و اختیار نہیں
...۔ افعالیہ کہتے ہیں کہ واسطے بندہ کے فعل ہے لیکن بغیر
...درت اور اختیار
...۔ کہتے ہیں واسطے بندہ کے فعل اور قدرت بطاقت دے ...
...۔ تارکیہ ۔ کہتے ہیں کہ بعد ایمان کے اور چیز کچھ فرض نہیں ...
...۔ بحیثیہ ۔ کہتے ہیں ہر کوئی اپنی لیے طبیعت کرتا ہے بہ نسبت ...
...کچھ ضرور نہیں
...۔ متمنیہ ۔ کہتے ہیں خیر وہ چیز ہے کہ نفس سا تھ اسکے تسلی پاوے ۔
...۔ کسلانیہ کہتے ہیں ثواب اور عذاب زیادہ نہیں ہوتا ہے عمل ...
...۔ جلبیہ ۔ کہتے ہیں واسطے ہرگز عذاب نکرے دوست اپنے کو
...۔ خوفیہ ۔ کہتے ہیں دوست ہرگز نہ ڈراوے گا دوست اپنے کو
...۔ فکریہ ۔ کہتے ہیں فکر بیچ معرفت اللہ تعالے کے عبادت سے بہتر ...
...۔ حبیبیہ ۔ کہتے ہیں عالم میں قسمت نہیں ہے
...۔ حجتیہ ۔ کہتے ہیں کہ جو کام ساتھ تقدیر خدا کے ہو تو اوپر بندہ
...کے کچھ حجت نہیں ۔

یہ گروہ جبریہ ہے کہ راہ راست سنت و جماعت سے گمراہ ہوا

فرقہ ششم مرجیہ

۱۔ تارکیہ۔ کہتے ہیں بعد ایمان کے کچھ فرض نہیں ہے

۲۔ شائبیہ۔ کہتے ہیں جسنے کہا لا الہ الا اللہ پھر جو چاہے کرے اوپر اس کے کچھ عذاب نہیں ہے۔

۳۔ راجیہ کہتے ہیں بندہ کچھ طاعت سے مقبول اور معصیت سے گنہگار نہیں ہوتا۔

۴۔ شاکیہ۔ اپنے ایمان میں شک رکھتے ہیں کہتے ہیں سوح ایمان ہے

۵۔ نہجیہ۔ کہتے ہیں ایمان علم ہے جو نہ جانے کل اوامر و نواہی وہ کافر ہے

۶۔ عملیہ۔ کہتے ہیں ایمان عمل ہے

۷۔ منقوصیہ۔ کہتے ہیں ایمان کبھی زیادہ ہوتا ہے کبھی کم

۸۔ مشئیہ۔ کہتے ہیں ہم مومن ہیں انشاءاللہ تعالےٰ

۹۔ شمریہ۔ کہتے ہیں قیاس باطل ہے صلاحیت کی دلیل دیکھے

۱۰۔ بدعیہ۔ کہتے ہیں اطاعت امیر کی واجب ہے اگرچہ حکم کرے گناہ کا

۱۱۔ مشبہیہ۔ کہتے ہیں اللہ تعالےٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے

۱۲۔ حشویہ۔ کہتے ہیں واجب اور سنت اور مستحب سب ایک ہیں

یہ گروہ مرجیہ ہے کہ راہ راست سنت جماعت سے گمراہ ہوا اس کی تفسیر اسلئے انتظام کارعالم کے خوف ورجا کرتے ہیں کہ اللہ بے نیاز ہے بندوں پر عذاب کرنے سے۔

باعث تالیف رسالہ ہذا

ہور محلہ چنگڑاں واقع بیرون دروازہ موری میں اہل محلہ نے
امام کو مسجد سے نکال دیا اس نے نالش کی کہ مجھکو ناحق
نکالا ہے در جواب اس کے اہل محلہ نے کہا کہ یہہ وہابی
ہے۔ فریقین سے علماء طلب ہوئے اور حسب الحکم رشید
ہوا کہ وہابی کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ نکال دو۔ وہابی
نے چیف کورٹ میں اپیل کیا وہ بھی خارج ہوا۔ اور فیصلہ
تحت بحال وہابیوں نے اپنی تسلی کی وہ ہوئے کے واسطے
ب رسالہ مسمی دافع الفساد لکھا کہ حنفی کی نماز وہابی کے پیچھے جائز
ہے چونکہ یہہ رسالہ دہوکہ تھا اور جو حوالہ اس نے دیا تھا سب
سے یہی ظاہر تھا کسی مخالف مذہب کے پیچھے تب نماز جائز
ہے کہ جب وہ رعایت مقتدی کی کرے اور مقامات اختلاف سے
پرہیز کرے سو وہابی الٹ مخالفت کرتے ہیں جس کے
مذہب لامذہب بنے اور عقاید انکے ایسے ہیں جن سے حنفیوں
کے نزدیک یہہ لوگ اسلام سے خارج ہیں پس امامت
ان کی ناجائز ہے۔

سنہ ۱۳۰۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرجوعہ نمبر ۱۰

نقل فتویٰ از مثلہ مولوی غلام قادر مرحوم علیہ
۱۰۷ اجلاس منشی رام داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ
بھیرہ فیصلہ ۲۱ - اگست ۱۸۷۳ء مقدمہ نمبر

احمد دین و چراغ دین سکنائے بھیرہ مدعیان
بنام مولوی غلام نبی و مولوی غلام قادر
و مولوی غلام رسول مدعا علیہم

(نقل وثیقہ (۵۰۰۴) تحریرات سند)

بسم اللہ الرحمن الرحیم - الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ - اما بعد
چوں بتاریخ ۱۵ - ۲۰ - جمادی الآخر بیوم یکشنبہ و دوشنبہ باتفاق علماء
و ارکان بلدہ بھیرہ در جامع مسجد بھیروی برائے تحقیق و تنقیح مابین
وہابیان و سنیان مجمع علماء شد - چنانچہ ہر دو فریقین باہم مباحثہ و مناظرہ
کردہ اند - بطریق سنی - حضرت صاحب مولوی غلام نبی ساکن للہ - مولوی غلام
صاحب ساکن ... - حافظ لال شاہ پشاوری سید جنوری - و مولوی ...
صاحب و مولوی عبدالعزیز - صاحبزادہ بگے والے - و مولوی غلام قادر ساکن

بهیره - و آسوتوسی غلام رسول ساکن چپاده و بهیره -
قنوجی و بهابی - ثناء الدین و چراغ دین امرتسری و احمد الدین پراچه وغیره اتباع ازشان
بقدر تخمیناً پنجاس - در آیات مذکوره در مسئله انشا یا رسول الثقلین و یا غوثا
یا غوث الثقلین و امکان وجود نظیر نبی کریم صلی الله علیه وسلم - و تقویت الایمان
و دران کتاب تنگ شان نبی کریم است و نبی صلعم را بسیار خفیف کرده -
در رفع یدین - و جهر آمین - مباحث کرده و استمداد و استعانت از اولیا
و انبیا را انکار کرده اند - و امکان مثل رسول کریم و اولاد انکار کرده بعضه قایل
شده اند و تقویت الایمان را انکار نکرده اند - و در مسئله هر مخلوق خدا کی شان کے
آگے چمار جیسی سے ہے قایل شده اند - و گفتند که تقویت الایمان را انکار نمیکنم
در رسول کریم و اولیا را که نسبت بیجا کرده مسلم داشته و تاویل رکیک شنیعه
چونکه این هر مکروه تر و قبیح و مخالف اهل سنت و جماعت است - و این مسئله
تقویت الایمان مخالف آیات قرآن - ان اکرمکم عند الله اتقاکم قل هل یستوی
الذین یعلمون والذین اوتوا العلم درجات - و کان فضل الله علیک عظیما یختص
برحمته من یشاء - و قایلین این مسئله کار رنج از دین ایمان و اسلام است و علامه
ظاهره و باهره این فرقه دریں دیار - رفع یدین - و جهر آمین - و قرأت فاتحه
سوره الحمد خلف امام شد - لهذا جمیع اهل اسلام اهل سنت و جماعت را نذر است عام
و بشارت تام داده میشود - که بموجب احادیث نبویه اختلاط و مشارکت
با اتباع این فرقه ضاله هرگز نکنند و دور تر و بک از ایشان صحبت و اقامت
این چنین قسم اهل و نکاح نکنند لهذا جمیع آیات و احادیث نبویه پرهیز ...
واجب ... چنان شود که از ان دانسته و حقا که رام کس همراه اوشان مجالس و سوختن
با ایشان صلوٰة و هم جنازه و هم توارث و هم پیاله باشند - عن ابن مسعود رضی الله
عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی
نهتهم علماؤهم فلم ینتهوا فجالسوهم فی مجالسهم و آکلوهم و شاربوهم فضرب الله قلوب

بعضہم ببعض وتلعنہم علی السان داود و عیسے بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون
رواہ ترمذی - مشکوۃ شریف - مگر آنکہ علامات واضح ایں فرقہ عدم تقلید امام
معتبرین یعنے امام اعظم علیہ الرحمۃ در شرع متین - وجہر آمین و قرات خلف
امام است - وبعد بروز سہ شنبہ بائستہ عاسے میاں خیر محمد تاج
ومیاں غلام رسول صاحب - و دیگر پراچگان خود و کلاں دا استحضار ارکان
خواجگان واکثر علمائے مساجد بہیرہ و دیگر اراکین پیراں وغیرہ در مسجد
مملہ پراچگان محاذی مزار مرقد میراں صاحب مرحوم اتفاق جلسہ عام شد
چنانچہ ایں مسائل ردالتقاث علی رؤس الاشہاد تقریر کردہ شد - وہمہ قبول
کردند عاسے غیرت کر با فرقہ مذکور کدام کس مخالطت و شرکت نخواہد کرد
و در معرکہ مباحثہ اول روز تحصیلدار صاحب - و تہانہ دار صاحب - و بروز
دوم تہانہ دار صاحب بعہ سپاہیان و کنسٹبلاں حاضر بودند - ایں اشتہار
عام و اعلان برائے عوام نمودہ شد -

العبد العبد العبد

غلام تقی محمد عبد الذکری
سمع التقوی السلاطین
بمحضر غلام مرتضے عفی عنہ

غلام رسول چودری
بکذا الحکم

حافظ سید الاشتیاق
شرودی تلمیذ
شیخ مرحوم شاہ زکی

غلام قادر
عفی عنہ

العبد العبد العبد

محمد دین

فقیر غلام نبی محمد الصمدی
عفی عنہ

فقیر عبد العزیز بگوی
عفی عنہ فرزند کرمہ

فی المکتوب منظور و مقبول
فقیر عبد الرحیم

العبد العبد العبد

حکم احمد سکنہ
جک رامداس

بذ التحریر صحیح
خیر محمد پراچہ

عبد الحکیم

خدا بخش قوم اوان

العبد العبد العبد

عبدہ غلام محی الدین امام
مسجد درون خوشاب

شیخ احمد امام مسجد
شیخان

فقیر رکن عالم شاہ
قریشی

نسیب السید شاہ

ترجمہ فیصلہ چیف کورٹ صادرہ ۲۵ دسمبر ۱۸۸۵ء - حیثیت نگرانی نمبر ۲۹۰ سال ۱۸۸۵ء فوجداری - طلب شدہ	مدعا علیہ غلام قادر شامل شامل ... دستخط با اندر تحصیلدار	وغیرہ وغیرہ

بموجب دفعہ (۴) ۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری)

با اجلاس جناب مسٹر پلوڈن صاحب بہادر و آنریبل مسٹر رٹیگن صاحب بہادر)
ملزمان مسمیان غلام قادر و غلام رسول و غلام نبی - و پیر محمد و غلام رسول ملزمان ساکنان
بنام سرکار معرفت چراغدین و احمدین - رسپانڈنٹ جرم دفعہ ۵۰۰
تعزیرات ہند - سزا نسبت ملزم عاسیخ یکصد روپیہ و عہ ۳ [illegible] جرمانہ
نسبت ملزم [illegible] مبلغ [illegible] روپیہ جرمانہ در صورت عدم ادائے جرمانہ
ایک ایک ماہ قید سخت - درخواست نگرانی حسب دفعہ ۴۳۹ ایکٹ دس
۱۰ سال ۱۸۸۲ء بابت حکم صاحب سیشن جج قسمت راولپنڈی مورخہ ۱۶
ستمبر ۱۸۸۵ء جس کے رو سے حکم صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گجرات مورخہ ۱۰ -
جولائی ترمیم ۱۸۸۵ء ہو کر قید سخت کی بجائے قید محض ہو گئی - سماعت
کی جا کے مسٹر [illegible] صاحب اور رسپانڈنٹ کی طرف سے بابو کالی پرشنو رائے
حاضر ہیں بموجب معنون مجموعہ مذکور کے اس مقدمہ میں کوئی ازالہ حیثیت
عرفی ثابت نہیں - فتوے جیسا کہ یہ کہلاتا ہے جائز ہے گو اس سے
ازالہ حیثیت عرفی ہو - وہ الفاظ جنکا بیان بابو کالی پرشنو رائے نے کیا ہے
کہ مدعا علیہم نے بیروں دروازہ مسجد کے مستعمل کئے تھے - جن سے
انہوں نے لوگوں کے حاسوں و دیگر گاؤں والوں کی توجہ اسطرف کرائی
تھی کردہ مستغیث کی نجاست لکریں اور اسکو پانی و دیگر ظروف [illegible] مذکورین
پایہ ثبوت کو نہیں پہونچی - ایا ہم ملزم کو اب انکے ثابت کرنے کی اجازت
دینی چاہیے کہ نہیں - اسمقدمہ میں اصلی دریافت طلب امر ہے - ہماری دانست
میں یہ اجازت نہ دینی چاہیے - جس روز تجویز ظہور میں آئے مستغیث کی

تو ے بر حضر کھا انکے گواہان کو پکار لیا
کیونکہ وہ حاضر نہیں تھے یہہ امر پایا
راستہ کے واسطے طلبی گواہان کے کی
نے کیلئے اور یہہ حکم دینے کیلئے
کیا جاوے

دستخط

جالس مے لنوز - سی آر لیئی

نوٹ چونکہ بیانات
میں نالش کی تھی - اور حکم جیف کور
دفعہ (۵۰۰) میں مجسٹریٹ
دفعہ (۵۰۰) میں آ
حکم منصوص سمجھکر جرمانہ ل کیا
کے قطعی حکم دیا کہ اسے کسی طرح
گو از ازحیثیت عرفی کا ہو -

کتب منضل الٰہی

سکتا تھا۔ لیکن انکوائری نہیں کی گئی تھی
میں جانا استغیثوں نے درخواست واسطے
ی۔ ایندرین حالات ہم احکامات کو منسوخ
یو ہیں اگر جرمانہ وصول ہوگیا ہو تو واپس

فقط

ڑی ۔ مورخہ ۳۰ دسمبر [illegible]

ں مقدمہ میں پہلے دفعہ ۵۰۴ تعزیرات ہند
ٹ نے منسوخ کرکے ہدایت کی کہ اگر استغاثہ
کے ان کریں تو دیکھا جائے گا۔ پھر مقدمہ [illegible]
کیا۔ اور احکام ماتحت نے اس ارشاد کو
پھر شیف کورٹ نے بعد ملاحظہ فتوے
کا جرم اس فتوے سے ثابت نہیں ہو سکتا

کاتب ساکن ضلع تحصیل [illegible]

فتوے پر حضر کیا انکے گواہان کو پکارا جا سکتا تھا۔ لیکن انکو آواز نہیں دیگئی تھی
کیونکہ وہ حاضر نہیں تھے یہہ امر پایا نہیں جاتا کہ مستغیثوں نے درخواست واسطے
التوا کے واسطے طلبی گواہان کے کی تھی۔ اندرین حالات ہم احکامات کو منسوخ
نے کیلئے اور یہہ حکم دینے کیلئے مجبور ہیں اگر جرمانہ وصول ہو گیا ہو تو واپس
کیا جاوے

دستخط

جالس ہولنوز۔ سی آر لینڈ زی۔ مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۰۰ء

نوٹ چونکہ ... بیان نے اس مقدمہ میں پہلے دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند
میں نالش کی تھی۔ اور ... حکم چیف کورٹ نے منسوخ کرکے ہدایت کی کہ اگر استغاثہ
دفعہ ۵۰۰ میں مجسٹریٹ ... اول کے ہاں کریں تو دیکھا جائے گا۔ پھر مدعیان نے
دفعہ (۵۰۰) میں آ ... تا ... دائر کیا۔ اور احکام ماتحت نے اس اشارہ کو
حکم منسوخ سمجھکر جرمانہ ... ل کیا پھر چیف کورٹ نے بعد ملاحظہ فتوے
کے قطعی حکم دیا کہ اسپر کسی طرح کا جرم اس فتوے سے ثابت نہیں ہو سکتا
گو از الہ حیثیت عرفی کا ہو۔

کتبہ منظور الٰہی کاتب ساکن ... تحصیل ...